ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ؏ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

الحمد للہ

کہ تصنیف لطیف جان فضل و کمال و وقار شمائل سخندانی جناب مولوی حکیم عبد الحمید صاحب تحسین ناصری بدایونی

مسمّٰی بہ

برزخ صغریٰ مشتمل فوائد کبریٰ

باوصاف

شیخ العلما زبدۃ الاذکیا عمدۃ الاتقیا ناصر الاسلام والمسلمین عالیجناب مولٰنا و مرشدنا محمد ناصر الدین احمد
المعروف بہ مولوی محمد شفیع صاحب ناصر قدس سرہ

حسب ارشاد

صاحبزادہ عالی وقار مولٰنا شاہ محمد فیضان احمد صاحب ناصری ظہوری دامت برکاتہم

باعانت

رئیس دیندار عالی جناب مرزا غلام مجتبیٰ بیگ صاحب ناصری رئیس بریلی دام اقبالہ

باہتمام

محمد حسین رضا خان حسنی پریس واقع محلہ سوداگران بریلی میں چھپی

بار اول ۵۰۰ بدرقم ۱۲ ۵/۲۷ قیمت ۴ر

التماس عجز اساس

بحضور زبدۂ مردان فرد مبارز میدان درد۔ مجمع صدق وصفا۔ منبع خلق دولا مصدر اسرار سرمدی۔ مظہر فیوضات صمدی۔ زبدۂ خدا آگاہان۔ قدوۂ حق شناسان۔ مظہر رحمت الٰہی۔ مصدر کرامت نامتناہی۔ صاحب مقالات عرفان نقادۂ ارباب ایقان۔ ناظم وناثر فصیح البیان واعظ شیریں زبان۔ مقتدائے ارباب ارشاد۔ پیشوای طریق سداد۔ امام اصحاب صفت زیاد۔ رونق بزم اضافت۔ مخزن لطائف تصوف۔ معدن شرائف تعرف۔ فہرست جریدہ تجرید عنوان صحیفہ تفرید۔ باریاب بارگاہ باری۔ مقرب بساط کردگاری۔ سالک مسالک شریعت عارج معارج معرفت وحقیقت خازن کنوز معرفت الٰہی نکتہ دان رموز آگاہی۔ مطلع انوار لاہوتی۔ مخزن اسرار جبروتی۔ سایہ ذات حق۔ مظہر اسرار مطلق۔ عارف کامل۔ بحر واصل۔ سیاح میدان فنا۔ کشاف رموز بقا۔ جامع الکمال۔ زبدۃ الاجلال۔ آفتاب ہند۔ مولانا اولانا۔ مرشدنا ہادینا۔ شیخ وقت ابوالفیضان ناصر الاسلام والملت والدین۔ حضرت مولانا مولوی محمد شفیع ناصر قدس سرہ العزیز۔ ساکن قصبہ رامپور ضلع سہارنپور محلہ انصار۔ معروضہ کمترین خلائق ابوالاحسان فقیر خواجہ فیضان احمد المتخلص بہ خواجہ انصاری خلف اکبر حضرت ممدوح ناصری عفی عنہ۔

ہو تم دریائے وحدت کے شناور آفتاب دیں | نہال باغ عرفاں محرم آرائے ماو طیں
ہے تو محلہ کی مسجد کی تمھیں سے زینت وتزئیں | ہو میری دستگیری بھی کہ ہوں اک بیکس وغمگیں
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ | فدا سازم دل وجاں رابنامت ناصر یکتا

تو ہی ہے شہسوار راہ دیں شہباز اوج حق | تو ہی ہے مظہر صدق وصفا اے مرشد برحق
تو ہی ہے رہبر راہ ہدا مطلوب اہل حق | زچشم مرحمت دستم بگیر اے ہادی مطلق
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ | فدا سازم دل وجاں رابنامت ناصر یکتا

ہے شیخ وقت تو ای ناصر الاسلام ابوالفیضاں | تری اسلاف بھی ہیں مستند اور زبدۂ دوراں
نجابت کے فلک پر تو ہے مثل نیر تاباں | شرافت میں شہ ایوب انصاری کا نقد جاں
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ | فدا سازم دل وجاں رابنامت ناصر یکتا

محمد با شفیع اسم آمدہ قند مکرر شد | حلاوت چوں بنامم در صدف پیدا دو گوہر شد
برائی نفس وشیطاں صورت تیغ دو پیکر شد | کزاں جانم معطر شد وزاں ایماں منور شد
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ | فدا سازم دل وجاں رابنامت ناصر یکتا

لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

برزخ صغریٰ

مشتمل بر

فوائد کبریٰ

باوصاف

شیخ العلماء والصلحا - ناصر شریعت غرا - حامی ملت بیضا - حجۃ الکملا - زبدۃ الاذکیا - عمدۃ الاتقیا - مجدد طریقت - اعلیٰحضرت ابو الفیضان - ناصر الاسلام - مقتدانا و مرشدنا و مولانا ناصر الدین احمد المعروف بہ مولوی محمد شفیع صاحب ناصر قدس سرہ العزیز چشتی صابری قادری رامپوری ضلع سہارن پور

مصنفہ

مست صہبائے توحید - شہباز اوج تفرید - جان فضل و کمال فارس مضمار سخندانی مولانا حکیم عبد الحمید صاحب تحسین ناصری بدایونی سلمہ مصنف رسالہ جست فصاحت و بلاغت وغیرہ

حسب الارشاد

صاحبزادہ عالیجاہ مقبول اہل اللہ ابو الاحسان بیض الملت والاسلام حضرت مولانا شاہ فیضان احمد صاحب ناصری ظہوری ادام اللہ برکاتہ خلف اکبر حضرت ناصر الملت والاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باعانت

باذل دریا دل رئیس ابن رئیس جناب مرزا غلام مجتبیٰ بیگ صاحب ناصری رئیس بریلی دام اقبالہ و دولتہ

باہتمام مولوی حسنین رضا خاں صاحب

حسنی پریس بریلی میں چھپا

بار اول ۵۰۰ جلد

حق حق حق　　یا ناصر　　ھو ھو ھو



خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں ٭ گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

میرے محترم حضرت مولانا مولوی حکیم عبدالحمید صاحب تحسین ناصری بدایونی کی سچی عقیدت وارادت وشوق وذوق کے جذبات کا رسالہ برزخ صغرےٰ مشتمل فوائد کبرےٰ عرصہ سے اس عاجز کے پاس گنج گراں کی طرح رکھا تھا۔ فکر میں تھا کہ یہ حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر نظر افروز عالم ہو۔ مگر وقت نہیں آیا تھا۔

آج اثنائے گفتگو میں کچھ نثر و اشعار مولانا ممدوح کے اس مسکین فقیر کی زبان پر آئے جیسے سن کر احباب پر خاص اثر مرتب ہوا کہ ؎

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

خصوصاً میرے پیارے میرے بزرگوں کے پیارے جانِ لیاقت وکانِ سعادت مکرمی جناب مرزا غلام مجتبیٰ بیگ صاحب مشہور پیارے میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جو ایک نسبتی کیف میں سرشار تھے یکا یک فرمانے لگے کہ یہ کلام جو ہمارے آقا و مولا کے اوصاف سے متصف ہے بیشک اگر اسکو ملوک الکلام کلام الملوک کہا جائے تو زیبا ہے کہ گم گشتگان راہ ضلالت کے لیے ایک شمع

ہدایت ہی۔ اگر مجھے اجازت کا شرف بخشا جائے تو طبع کرا کے شائع کراؤں۔ فقیر نے سمجھ لیا کہ اب وقت آگیا اور یہ سعادت حصہ ازلی مرزا صاحب موصوف کا تھا۔ نہایت خوشی سے یہ کہکر پیش کیا کہ دارائے عالم اس رسالہ کو خلعت قبولیت عطا فرمائے اور اس کے صلے ہیں آپ کے دامن گوہر مقصود سے بھرے اور فلاح دارین و عزت کونین بخشے ؎ این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔

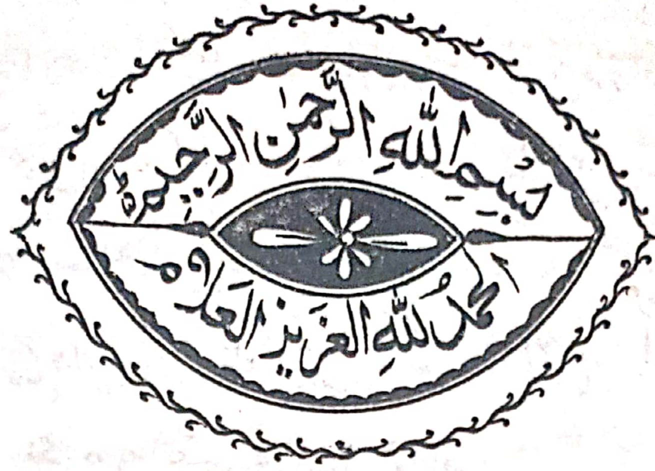
یہ عاجز بھی حضرت والد بزرگوار قدس سرہ العزیز کے مفصل خاص و عام واقعات و مواعظ حسنہ۔ وقت پیدائش سے تا وفات مع چند اسلاف بزرگان خاندان بہت اختصار کے ساتھ جمع کر رہا ہے جس سے آپکی ولادت باسعادت حسب و نسب۔ تعلیم و تربیت۔ سیر و سیاحت۔ اخلاق و ادراک ظاہری و باطنی۔ علم و فضل۔ شوق و ذوق حال و قال۔ تقریر دلگیر۔ و تسخیر عالمگیر۔ تعلیم و تلقین۔ کشف و تصوف۔ قربت و مقبولیت کا بخوبی پتہ چلیگا۔ اور مخلوق الٰہی کے لیے گرانمایہ مقبول و مفید ثابت ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ وما توفیقی الا باللہ۔

عاجز مسکین فقیر

ابوالاحسان خواجہ فیضان احمد حصل اللہ مرادہ

۱۷ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ شاہنشاہی مطابق

۲۸۔ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء



واجب الحمد ہے خدائے قدیر
مالک الملک و لاشریک و نظیر

خالق کائنات ربّ ودود
از ہمہ غیر و با ہمہ موجود

ہادی مہربان بالتحقیق
مہدی ہادیان بقول حقیق

آپ اپنا مرید اور مُراد
آپ ہی ہادی سبیل رشاد

آپ ہی بادشاہ روز الست
آپ اپنی انانیت میں مست

خود زباں خود بیان خود اقرار
خود مقر خود مقرلہٗ زنہار

آپ ہی موجد آپ ہی موجود
آپ ہی قصد آپ ہی مقصود

آپ ہی عابد آپ ہی معبود
آپ ہی شاہد آپ ہی مشہود

آپ ہی اپنی بود اور نمود
آپ ہی حامد آپ ہی محمود

کیا لکھوں حمد تیری اے غفّار
عین قدرت ہے عجز سے اقرار

میں کہاں اور کہاں یہ کار محال
سلب ہے یاں بڑے بڑوں کی مجال

کیا کروں اس سے بڑھ کے میں ارقام
انک ذوالجلال والاکرام

وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ

سید الانبیا نبیٔ کریم
مالک خلد و کوثر و تسنیم

فخر حوّا و حضرتِ آدم
نور افزائے دیدۂ مریم

خلق ہوتی اگر نہ آپ کی ذات
ذات ہوتی مگر بغیر صفات

واحدیت کے آپ ہیں مصداق
احدیت کا آپ سے ہی مذاق

الصلاۃ اے پیمبر دوراں
رحمتِ خاص حضرتِ سبحاں

الصلاۃ اے شہنشہِ لولاک
باعثِ آفرینشِ افلاک

الصلاۃ اے شفیعِ روزِ جزا
الصلاۃ اے نبی ہر دوسرا

الصلاۃ اے جنابِ عرش مقام
الصلاۃ اے خدا کی رحمتِ عام

الصلاہ اے پیمبرِ ذیجاہ
الصلاہ اے حبیبِ خاص آلہ

افضل الخلق سیّد والا
احمد مجتبےٰ امام ہدے

سرورِ دو جہاں نبیؐ انام
مرحبا مرحبا محمد نام

کیا بیاں آپ کا ہو خلقِ عظیم
خود ہے مدّاح جب خدائے کریم

قابَ قوسین آپ کا ہے مقام
کسکو حاصل ہوا یہ رتبۂ تام

عرش ہے کس کا تکیہ گاہ بھلا
فرش کو کس سے ہے پناہ بھلا

آپ کی نعت کیا کروں میں رقم
ہے زباں لال اور سبز قلم

وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْکِرَام

آل و اصحاب پر تمہارے درود
سارے احباب پر تمہارے درود

اقتدا اُن کی اہتدا ہے ضرور
اُن کی تعظیم سے ہے حق مسرور

ہیں ہدایت کے آسماں کے نجوم
اُن کی طاعت ہے طاعتِ قیوم

جس نے پکڑا اُنھیں ہوا وہ پار
ورنہ ہے قعرِ معصیت میں گزار

شیخ صدیق افضل الاصحاب
بعدہٗ حضرتِ عمر خطاب

ذی حیاؤ وقار ذی النورین
شیخ عثمان قرۃ العینین

پس علی ولی امام ھدے
زوج بنتِ نبیؐ ہر دوسرا

یا خدا دے مجھے طفیلِ بتول | حُبِّ اصحاب اور آلِ رسول

حشر میں ہو مرا انھیں کا ساتھ
دامنِ آلِ پاک پر ہو ہاتھ

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِیْ وَمُرْشِدِیْ مُوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الشَّفِیْعِ نَاصِرِ الْاِسْلَامِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ

مرحبا اے خجستہ پاک خیال
مرحبا اے مسیرِ فضل و کمال

مرحبا ہمت مبارک کام
مرحبا نیک قصد نیک انجام

مرحبا واہ واہ ذہنِ رسا
عمر بھر میں یہ ایک کام کیا

اے مری فکرِ نیک تیرے نثار
تجھ پہ سو جان سے فدا ہر بار

خوب ہی دور کی سوجھائی بات
تجھ پہ رحمت ہزار اور صلوات

پر ذرا دیکھ بھال کر واللہ
کیونکہ ہے مدحِ مرشدِ ذی جاہ

وہ محمد شفیع عرش مقام
ہادیٔ خلق ناصر الاسلام

صابری باغ کا گلِ بے خار
چمنِ قادری کی تازہ بہار

نونہالِ حدیقۂ ایمان
عندلیبِ ریاضِ ہندوستان

چشت کے خواجگان کا وہ سرور
بلکہ ہر اولیا کی آنکھ کا نور

السّلام اے جناب مرشد پاک
نائبِ خاص صاحبِ لولاک

السّلام اے شہنشہِ اقبال
معدنِ فیض منبعِ عرفان

السّلام اے ولیٔ نیک خصال
السّلام اے ضیائے شمسِ جلال

السّلام اے جناب فیضمآب
السّلام اے علومِ حق کی کتاب

اے مرے شیخ اے بزرگ امام
ہے ترے ہاتھ میں مرا انجام

ہے قوی آپ سے یہ دین مبیں
کہ لقب آپ کا ہے ناصرِ دیں

فیض سے کیجیے مجھے دل شاد — پوری کر دیجیے میرے دل کی مراد
اے میرے بادشاہ میرے طبیب — آپ ہیں سارے اولیا کے حبیب
ہے غضب آپ کا کہا کے حضور — ذوق عرفان سے رہوں میں دُور
کیا کروں اور اس سے بڑھ کے سوال — طشت از بام ہے میرا سب حال
دل میں آ کے سمائی ہے یہ بات — آپ پر حق کی رحمت اور برکات
جب تلک ہے یہ آسمان و زمیں — فیض پائیں مرید اہل یقیں
ہووے فرزند کی بھی عمر دراز — شاہد مدعا سے ہو ہمراز

امابعد یہ مختصر ہے مسمے برزخ صغرے مشتمل بر فوائد کبرے کہ استنباط کیا ہیں نے اُس کو کتب معتبرہ اور اقوال مستندہ قوم سے پس اے طالب صادق چنگل مار تو اس دولت پر اور لے تو اس نعمت کو کہ حاصل ہوں تجھکو مقامات علیّہ اور منکشف ہوں تجھپر اسرار جلیہ اور خفیہ ولعمری غرض میری تحریر فوائد سے صرف توطیہ کلام ہے نہ تعلیم وتلقین عوام کیونکہ ؎ او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ جب میں خود ہی قعر ضلالت میں پڑا ہوں تو اوروں کو کیا ہدایت کر سکتا ہوں لیکن چونکہ یہ کراسہ اقوال اولیا اور ہدایات صوفیا کو شامل ہے کیا عجب کہ عامل پر راہ سلوک باز ہو جائے اور شاہد مقصود سے ہمراز وانا عبد الحمید الحسینی البدایونی اشرع بعون الملك العزیز العلام وھو المعین فی الابتداء وعلیه الاتمام الفائدة الاولیٰ

فی ماھیة الفقر والتصوف

جاننا چاہیے کہ فقر عبارت ہے فنا او صاف سے اور حقیقت فقر کی یہ ہے کہ نہ چاہے تو غنا کسی شے کے حصول سے غیر حق سبحانہ واجب الوجود جل وعلا

کے کما سئل الشبلی رحمۃ اللہ علیہ عن حقیقۃ الفقر فقال ان لا
تستغنی بشئ دون الحق اور فرمایا ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فقر کی
صفت یہ ہے کہ سکون ہو وقت عدم کے اور بذل و ایثار ہو وقت وجود کے
یعنی جب تہیدست ہو استقلال اور شکر ہاتھ سے نہ دے اور جب موجود
ہو تو حاجت روائی مخلوق میں سرگرم ہو جائے اور فرمایا بعض علما رصوفیہ نے
فقیر صادق وہ ہے کہ پرہیز کرے غنی سے تاکہ فاسد نہ کر دے وہ اُس کے
فقر کو جیسے پرہیز کرتا ہے غنی فقیر سے تاکہ فاسد نہ کر دے وہ اُس کے غنا کو
اور فرمایا ابو عبدالرحمن اسلمی نے سُنا میں نے باسناد صحیح مظفر قریشی رحمۃ اللہ علیہ
سے فقیر وہ ہے کہ نہ ہو اللہ کی طرف اُس کو کوئی حاجت یعنی وظائف
عبودیت اور مشاہدہ ربوبیت میں ایسا سرگرم اور مشغول ہو کہ کوئی حاجت
اُس قاضی الحاجات جل شانہ سے نہ چاہے اور تمام امور اُس کے علم اور مشیت
پر سونپ دے۔ اب معنی تصوف غور کرنا چاہئیں کہ اُس کی حقیقت کیا ہے
سو جاننا چاہیے کہ تصوف عبارت ہے فنار اوصاف سے بالمجاہدہ اور
بقائے احوال سے بالمشاہدہ پس بدیں معنی فقر داخل ہے تصوف میں نہ اس
معنی پر کہ وجود تصوف سے وجود فقر لازم ہوتا ہے بلکہ بدیں معنی کہ وصول الی
رتبۃ التصوف طریقہ فقر ہے اور وہ اساس اور قوام تصوف کا ہے فیا
ایھا الطالب الصادق علیک بالفقر لان بدایۃ الامر بالمجاھدۃ
اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لکل شئ مفتاح ومفتاح الجنۃ
حب المساکین والفقراء الصُّبّر ھم جلساء اللہ یوم القیمۃ ترجمہ
ہر شے کے واسطے کنجی ہے اور جنت کی کنجی محبت مساکین کی ہے اور فقرار
صابرین جلیس ہیں اللہ سبحانہ کے قیامت کے دن سبحان اللہ کیا مرتبہ

اور شان اُس بندے کا ہے جو اس نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ پر چٹکی مارے
اور فرمایا رویم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ تصوف مبنی ہے تین خصال پر۔ اوّل یہ کہ
تو فقر اختیار کرے کیونکہ مبنی تصوف کا فراغ قلب پر ہے محدثات سے اور
اقتباس انوار قدیم سے بالاشتغال الدائم باللہ اور یہ بدون فقدان وجود
اور استغراق فی بحر الشہود کہ صفت فقر ہے ممکن نہیں دوسرے یہ کہ محتاج ہو
ہر امر میں طرف اللہ سبحانہ کی نہ غیر کی سعدی سکونے بدست آر ای
بے ثبات ٭ کہ بر سنگ گردان نروید نبات۔ تیسرے یہ کہ غیر کی حاجت
روائی اپنے نفس پر مقدم جان اور مفوض الیہ ہر امر کا دینی ہو یا دنیوی خدائے
تعالیٰ کو پہچان اور فرمایا اُستاد الاصفیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ نے
تصوف یہ ہے کہ مار ڈالے تجھکو حق سبحانہ تجھ سے اور زندہ کرے تجھکو آپ سے
یعنی زائل ہوجائیں تجھ سے اوصاف بشری بالکلیہ اور نہ باقی رہے تجھ میں
مگر ذات واجب الوجود وحدہٗ لاشریک پس یہ وہ مقام ہے کہ نہیں دیکھتا
صوفی کسی شے میں مگر ذات لاشریک کو حتیٰ کہ نہیں پاتا خود کو مگر وہی وہ۔

غزل لمؤلفہ

کبھی عیاں اور کبھی نہاں ہوں میں — کیا کہوں کس جگہ کہاں ہوں میں
سر مخفی ہوں بے نشاں ہوں میں — مثل رازِ نہاں نہاں ہوں میں
لامکاں پر ہوں گاہ سیر کناں — اور کبھی زینتِ مکاں ہوں میں
آپ عاشق ہوں آپ ہوں معشوق — آپ اپنے پہ مہرباں ہوں میں
ہوں قلندر صفت علو مقام — کل یوم کا رازداں ہوں میں
آپ مرشد ہوں آپ مسترشد — خود رہ و رہبر جہاں ہوں میں

رازِ الفت نہ جان جائے کوئی	اس لیے مُہر بر دہاں ہوں میں
رکھد یا راہ عشق ہیں جو قدم	سچ جو پوچھو عدوے جاں ہوں میں
آہ پُر درد نالہ شب خیز	انھیں دونوں کا کلمہ خواں ہوں میں
کہہ گیا سِرّ یار کو منصور	خاک ایسے کا مدح خواں ہوں میں
جلوۂ نور یار ہوں تحسین	ہر گل و برگ میں عیاں ہوں میں

الفائدۃ الثانیہ فی مرتبۃ الشیخ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے والذی نفس محمد بیدہ لئن شئتم لاقسمن لکم ان احب عباد اللہ الی اللہ الذین یحبون اللہ الی عبادہ ویحبون عباد اللہ الی اللہ ویمشون فی الارض بالنصیحۃ ترجمہ قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ نفس محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جس کے ہاتھ میں ہے اگر تم چاہتے ہو تو البتہ قسم کھاتا ہوں میں تمھارے لیے کہ بہ تحقیق محبوب تر اللہ سبحانہ کو وہ بندے ہیں کہ محبوب بنا دیتے ہیں اللہ سبحانہ کو اُس کے بندوں کا اور محبوب بنا دیتے ہیں بندوں کو اللہ سبحانہ کا اور چلتے ہیں زمین میں واسطے نصیحت کے ۔ یہ مرتبہ شیخ کا ہے کہ فرمایا ہمارے نبی علیہ التحیۃ والثنائے فالجیف علی من یشتری رقبۃ العباد ولا یھدیھم الی سبیل الرشاد ÷ الحمد للہ کہ یہ وصف جمیل اُس ہادی حقیقی نے میرے مرشد ناصر الملۃ والدین ابوالفیضان مولانا محمد شفیع ناصر میں ودیعت رکھا ہی کہ سیکڑوں عباد اللہ ورطہ ضلالت سے نکلکر بحر ہدایت میں موجیں مار رہے ہیں اللھم زد فزد اب شرح معنی حدیث دیکھنا چاہیے کہ شیخ کیونکر محبوب بنا دیتا ہے اللہ سبحانہ کو اُس کے بندوں کا یہ ہے کہ شیخ مرید کو تزکیہ اور

تجلیہ کی راہ بتاتا ہے اور جب نفس زکی اور تجلی ہوتا ہے تو آئینۂ دل پر صاف نظر آتا ہے پس عظمت الٰہی کے انوار اور جمال توحید کے آثار اُس پر منعکس ہونے لگتے ہیں اور بصیرت کے حدقے انوار جلال اور رویت کمال کی طرف منجذب ہوتے ہیں پس عبد محبوب رکھتا ہے اپنے پروردگار کو لامحالہ اور زمرہ مصلحین میں شامل ہو جاتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ قد افلح من زکھا یعنی فلاح پاتا ہے وہ شخص کہ زکی ہو جاتا ہے نفس اُس کا علاوہ اس کے یہ کہ جب آئینہ دل کا صاف ہو گیا تو دنیا کی حقیقت بالقبح اُس پر ظاہر ہو گئی علیٰ ہذا آخرت کی ماہیت بحا بنہا معلوم ہو گئی اب گویا حقیقت دارین کی اُس پر منکشف ہو گئی پس نہیں محبوب رکھیگا وہ مگر باقی کو کہ ذات پاک اُس واجب الوجود قدیم بالذات جل وعلا کی ہے اور اجتناب کریگا وہ فانی سے کہ ماسوا اُس کے ہے تو محبوب ہو جائیگا اللہ سبحانہ اُس کو۔

رہی شق ثانی کہ شیخ محبوب بنا دیتا ہے بندوں کو اُس کا وہ یہ ہے کہ شیخ مرید کو رسول علیہ الصلاۃ والسلام کا طریق اقتدا اور اتباع تعلیم فرماتا ہے تو وہ بندہ کہ جس کی اقتدا اور اتباع رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ درست ہو جاوے وہ محبوب ہے آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا اور جب محبوب ہو گیا آنحضرت علیہ التحیۃ والثنا کا تو یقیناً محبوب ہے اللہ سبحانہ کا کیونکہ محبوب المحبوب محبوب ہے کسی نے خوب کہا ہے مصرعہ دو چنداں کیوں نہ چاہوں تو مرے جانی کا جانی ہے۔ سوائے اس کے اللہ سبحانہ خود فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہدو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر محبوب رکھتے ہو تم اپنے رب کو تو میرا اتباع کرو کہ محبوب رکھے تمکو تمھارا رب پس یہ مرتبہ اعلیٰ مراتب طرق صوفیہ سے ہے اس واسطے کہ شیخ

دوسرے کو غرق سے روکتا ہے بخلاف مجرد صوفی کے کہ اپنا ہی محافظ ہے۔
واللہ الہادی الی سبیل الرشاد اب سمجھنا چاہیے کہ سالک چار قسم کے ہیں
اولؔ سالک مجرد دوئم مجذوب مجرد سوئم سالک مندارک بالجذب چہارم
مجذوب مندارک بالسلوک۔ سالک مجرد وہ ہے کہ وقت حظ رحمت الٰہی
کے مقام معاملت اور ریاضت میں ٹھہرا ہے اور طرف حال وصول الی اللہ
وانس باللہ کی نہ ترقی کرے۔ یہ اہلیت مشیخت سے بعید ہے۔ مجذوب
مجرد وہ ہے کہ ظاہر کردے حق سبحانہ اُس پر آیات یقین کی اور کھول دے
اسرار آسمان اور زمین کے اُٹھا لیے جاویں اُس پر سے حجاب بالکلیہ اور نہ اخذ
کرے وہ طرق معاملہ اور یہ بھی اہلیت مشیخت سے بعید ہے۔ سالک متدارک
بالجذب وہ ہے کہ جس کے مجاہدہ اور معاملہ کی ابتدا بالاخلاص ہوا در پھر نکالا
گیا ہو حرارت مکابدہ سے طرف روح حال کے پایا ہو شہد بعد تلخی کے اور
ملی ہو نرمی پیچھے سختی کے ظاہر ہوا ہو مضیق مجاہدہ سے طرف فسح مساہلہ کے اور
کھول دیے گئے ہوں اُس کے واسطے دروازے مشاہدہ کے پڑ ہوں حکمت کے
مظاریف سے اُس کے ظروف اور مائل ہوں اُس کی جانب مع الفتوح قلوب۔
مسدد ہو ظاہر اُس کا علی الشریعت اور اصلح ہو باطن اُس کا للمشاہدت وجلوت
گویا خلوت بجلوت و جلوت بخلوت اور یہ اہل ہے واسطے مشیخت کے لیکن
مقام اعلیٰ اور ارفع قسم چہارم ہے یعنی مجذوب مندارک بالسلوک کہ متادب
ہو کشوف و انوار یقین سے اور مملو ہو قلب اُس کا اسرار رب العلمین سے
دور کیا گیا ہو دار الغرور سے اور قریب بلایا گیا ہو خلود کے قصور سے سیراب ہو
زلال حال سے اور خالص ہو بلغایہ اغلال سے عابد معبود بالشہود از باطن الی ظاہر
مفیض الجزو الجود مصداق تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم

تلین جلود ھم الی ذکر اللہ کا دل اُس کا خزانہ ہو حب آلہ کا پس ایطالب حق کدھر اور کس خیال میں ہے کہ ایسے ہادئ کامل سے بعید ہے واللہ باللہ وہ ناصر الملۃ والدین ابوالفیضان مولانا محمد شفیع ہے بارک اللہ فی مقامانہ۔

نبذۃ من احوالہ الحسنۃ

لقب پاک اُس منبع فضل و کمال کا حبیب الاولیا۔ کنیت ابوالفیضان نام نامی عطا کردہ والد ماجد حضرت قبلۃ الاولیا حجۃ الاصفیا واقف اسرار الٰہی حضرت خواجہ طفیل علی نور اللہ مرقدہ ناصر الدین احمد واسم گرامی مشہور العوام محمد شفیع المعروف خواجہ بہ ناصر الاسلام ہے کہ صدہا بلاد و قصبات کو سپر ہدایت پر پہنچا دیا اور نام اہل ضلال کا صفحہ ارض سے مٹا دیا چنانچہ قصبہ گنّور کہ مضافات خطہ ہمایوں بدایوں سے ہے منشاء اس معنی کا ہے وطن شریف حضرت کا قصبہ رامپور منہاران ہے کہ متعلق ضلع سہارنپور کے ہے عمر شریف اُس جناب فیضمآب کی پورے باون سال کی ہوئی۔ اسم تاریخی ولادت باسعادت اُس مصدر عرفان و ایقان کا ضیاء شمس احمدی ہے کہ جس سے بارہ سو چوہتر ۱۲۷۴ سنہ ہجری نکلتے ہیں۔ نسب شریف حضرت کا صحابہ رسول الثقلین صلوات اللہ علیہم اجمعین سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے کہ ہدیہ ناظرین ہے بارک اللہ فیہ۔

الشجرۃ النسبی لشیخنا مولانا محمد الشفیع ناصر نور اللہ مرقدہ

ابوالفیضان مولوی محمد شفیع بن خواجہ طفیل علی بن خواجہ امام علی بن خواجہ فضل علی بن خواجہ محمد پناہ بن خواجہ غلام فرید الدین بن خواجہ غلام علاء الدین بن شیخ المشائخ خواجہ محمد سالار بن خواجہ شاہ عبد الصمد بن ابو محمد بن شیخ بھکاری بن خواجہ عبد الصمد

بن خواجہ عبدالکریم بن خواجہ سالار کہ بسبب جاگیر خود در سہارنپور اقامت ورزیدند
بن خواجہ فرید ملک الشجیع بن خواجہ ضیاء الدین بن ملک مردان دوست شدو
خواجہ موصوف ہمراہ بادشاہ از ہرات آمدہ صوبہ ملتان شدہ ہمانجا وطن ورزیدند
بن خواجہ ظہیر الدین غازی بن خواجہ مبارک بن خواجہ محمد ارشد بن ملک منان
بن خواجہ عبدالوہاب بن خواجہ نظام الملک بن خواجہ برہان الملک بن خواجہ
شکور الملک بن خواجہ عبدالقدوس بن خواجہ مسعود بن خواجہ مبارک بن خواجہ
حامد بن قطب الاقطاب عبداللہ الانصاری بن خواجہ ابوالمنصور بن خواجہ
ابو علی بن خواجہ ابوالغیاث بن خواجہ ابوالفیض بن خواجہ ابوالارشد بن خواجہ
ایوب بن خواجہ ابوالمنصور بن خواجہ ابوایوب انصاری بخاری خزانچی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ نام پاک خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن
عبد عوف بن غنم بن عوف بن جشم بن غنم بن مالک بن نجار بن عمرو بن
الجراح بن حارثہ الحطریق بن امرالقیس النظریق بن ثعلبہ بن مازن بن اسود
بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن گیلان بن عبدالشمس ملقب سبا
بن شجیب بن یعرب بن قحطان بن ہود علیہ السلام بن غابر بن شیخ ارفخشد
بن سام علیہ السلام بن نوح علیہ السلام بن مالک بن متوشلخ بن اخنوخ ادریس
علیہ السلام بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم
علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام صلوات اللہ علیہم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔
۱۳۱۳ھ ایک ہزار تین سو تیرہ ہجری میں حضرت مرشدنا نور اللہ مرقدہ بدایوں
میں تشریف لائے یہ اول ہی بار تشریف آوری اس خطہ ہمایوں کی تھی تحصیل نو
واقع بازاربزازاں میں رحمان حسن خاں صاحب تحصیلدار شاہجہانپوری کے یہاں
اقامت گزین تھے یہ خادم اکثر اوقات خدمت بابرکت میں حاضر رہتا تھا کہ

خوبی تقدیر سے برادر زادہ اس فقیر کا ام الصبیان کے عارضہ میں مبتلا ہو گیا نصف
روز و یک شب غیر حاضر رہا دوسرے روز حضرت نے طلب فرمایا اور حال
استفسار کیا چونکہ نظر انسان کی ہمیشہ ظواہر کی طرف بینا ہے اُس وقت زبان
سے ظاہر عارضہ انتقال طبع کی شکایت نکلی فرمایا جاؤ ابھی اجابت ہو گی اسی وقت
یہ آشفتہ خاطر واپس آیا ہنوز اندر دروازہ کے قدم نہ رکھا تھا کہ خبر ملی بخوبی اس
بچہ کو اجابت ہوئی سُبحان اللہ مولانا روم ؎

اولیا راہست قدرت از الٰہ ؛ تیر جستہ باز گرداند ز راہ

سنہ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری (۳۱۴) میں کہ رجب کا مہینہ تھا حضرت قبلہ قصبہ
گنور میں مقیم تھے اس خادم کے حال پر عنایت کثیر مبذول ہے اس لیے بدایوں سے
طلب فرمالیا تھا اور یہ سال قلت بارش سے ایسی ہو رہی تھی کہ ہر شخص کی زبان
پہ اللھم امطر علینا کا سبق جاری تھا اتفاقاً ایک روز حضرت ایک مرید مسمی
حکیم شاہ محمد کے یہاں بغرض ضیافت تشریف لے گئے یہ غلام بھی مثل دیگر خدام
کے ہمراہ تھا قال قال ذکر بارش اُس وقت درمیان آگیا آنجناب اس جاں نثار
کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ مولوی صاحب رات ہم نے خواب میں دیکھا
ہے کہ خوب بارش ہوئی ہے یہ الفاظ صرف پردہ ہی پردہ تھا۔ آج انشاء اللہ
خوب مینہ برسے گا چنانچہ بعد طعام ضیافت قیام گاہ پر جو تشریف لائے تو بادل تو
بادل کا نشان نہ تھا بادل کے دل چاروں طرف گھر کر ایسی بارش شروع ہوئی
کہ سب جل تھل بھر گئے گویا معجزہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ظاہر تھا۔

الفائدۃ الثالثۃ فی اخلاق الصوفیۃ

صوفی کا خلق ہر امر میں تواضع ہے اور وہ کنجی ہے خزانہ معرفت کی اور حکمت کی

من رزق هذا فقد استراح واراح وما يحقلها الا العاملون اور
فرمایا رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی کی شرح
میں کہ فاتبعونی علی البر والتقوی والرھبۃ وذلۃ النفس یعنی اتباع کرو میرا
فضائل میں کہ وہ اضداد ہیں رذائل کے اور اجتناب اجناس رذائل ہیں اور
خوف اور ذلت نفس ہیں۔ اور تھا تواضع سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے یہ امر کہ قبول فرماتے تھے آپ دعوت ہر عبد اور حر کی اور لیتے تھے ہدیہ اگرچہ ایک
گھونٹ شیر ہو یا ایک فخذ ارنب اور اکل فرماتے تھے اور نہ غرور فرماتے آپ اجابت
امت اور مساکین سے فرمایا آنجناب علیہ الصلاۃ والسلام نے کہ راس تواضع
کا یہ ہے کہ سبقت کرے تو سلام میں جس شخص سے کہ ملے اور رد کرے تو اس شخص
پر کہ سلام بھیجے تجھ پر اور راضی ہو جاوے تو ساتھ فروترین مقام کے مجلس سے اور
نہ عزیز رکھے تو مدحت اور نکوئی و تزکیہ نفس کو اور فرمایا اللہ سبحانہ نے اذا
حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا یعنی جس وقت کہ تو سلام کیا جاوے پس چاہیے
کہ بہتر اس سے رد کرے یعنی لفظ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جواب میں اور شامل کرلے
کہ نص صحیح حاکم ہے۔ سوال کیے گئے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تواضع
سے فرمایا کہ تواضع نام ہے پستی جناح اور نرمی جوانب کا یعنی لچ کے چلنا ہر کسی سے
اور فرمایا فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہ تواضع خضوع للحق اور انقیاد اور قبول اور
سماع کا نام ہے اور نیز فرمایا کہ جس نے قیمت کی اپنے نفس کی پس نہیں ہے اسکو
حصہ تواضع سے فرمایا وہب بن منبہ نے کہ لکھا دیکھا میں نے کتب الٰہیہ میں انی
خرجت الذر من صلب آدم فلم اجد قلبا اشد تواضعا لی من قلب موسی
فلذلک اصطفیتہ وکلمتہ ترجمہ بہ تحقیق پیدا کیا میں نے ذریت کو پشت
آدم سے پس نہیں پایا میں نے کسی قلب کو زیادہ تر تواضع والا قلب موسی سے

اسی لیے مقبول کرلیا میں نے اور کلیم بنالیا میں نے اُس کو۔ اے برادر تواضع عجیب چیز ہے اگر خواہش حق ہے اور اس راہ میں قدم رکھتا ہے تو تواضع اختیار کر کہ پہلی منزل یہی ہے **سعدی** تواضع کند مرد را سرفراز + تواضع بود سروراں را طراز۔ کسی بزرگ کا قول ہے من عرف کوامن نفسه لم یطمع فی العلو والشرف ونسلك سبیل التواضع فلا یخاصم من یذ مه ویشکر الله لمن یحمده ترجمہ جس شخص نے کہ دیکھا اپنے نفس کے کوامن کو نہ طمع کرے علو اور شرف میں اور چلے تواضع کی راہ پس نہ مخاصمت کرے مذمت کرنے والے سے اور شکر کرے خدائے عزوجل کا واسطے اُس شخص کے جو اُس کی حمد کرے۔ فرمایا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پانچ کس دُنیا میں عزیز تر خلائق کے ہیں اوّل عالم زاہد دوم فقیر صوفی سوم غنی متواضع چہارم فقیر شاکر۔ پنجم شریف سُنی۔ اور غایت تواضع یہ ہے کہ جس وقت اپنے گھر سے نکلے کسی کو نہ دیکھے مگر بہتر آپ سے **حکایت** شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ شام کے سفر میں تشریف فرما تھے کہ بعض ابناء دنیا نے آپ کی ضیافت کی اور کھانا فرنگ کے قیدیوں کے سر پر قیام گاہ پر بھیجا جب سفرہ تیار ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیدیوں کو بھی بُلاؤ وہ سب حاضر ہوئے آپ نے بلاخیال اُن کے تذلل کے اپنے ہمراہ ایک صف میں بٹھلا کر اُن کو بھی کھانا کھلایا **سعدی** تواضع کند ہر کہ ہست آدمی + نزیبد ز مردم بجز مردمی۔ شیخ یوسف ابن اسباط فرماتے ہیں کہ اُس وقت کی تواضع اور انکسار نے صورت علم باعمل کی آئنہ قلب پر ہو بہو نمایاں کردی **سعدی** تواضع کند ہوشمند گزیں + نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمیں۔ اللھم وفقنی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات انك سمیع مجیب الدعوات اب جاننا چاہیے

کہ اہل معرفت کے نزدیک راس المال دین کی دس چیزیں ہیں پانچ ظاہری
اوّل صدق فی اللسان یعنی اللہ سبحانہ کے ذکر کی طرف توجہ بالکلیہ اور خروج
ہر داعی سے الی غیر ذکر اللہ دوسری سخاوت فی الملک یعنی صرف کرنا
اپنے مال کا بآسانی بمراعات مساکین و محتاجان علی وجہ الاعتدال و ملاحظہ
استحقاق تیسرے تواضع فی الابدان جیسا ذکر کیا گیا چوتھے کف الاذی
یعنی کسی کو اذیت نہ پہنچانا پانچویں احتمال الاذی بلاابا یعنی برداشت کرلینا
اذیت کا بالتسلیم اگر پہنچے۔ اور پانچ باطنی اوّل محبت وجود مرشد دوسرے
خوف فراق مرشد تیسرے رجا وصول الی المرشد چوتھے ندامت علی الافعال
پانچویں حیا من رب الارباب۔ جس شخص میں یہ عشرہ اوصاف ہیں طرق
معرفت اس کو پاک اوصاف ہیں اے بھائی ان خصائل عشرہ سے اپنے کو
آراستہ کرکہ فرمایا اللہ پاک نے انہ لایحب المتکبرین یعنی اللہ پاک دوست
نہیں رکھتا مغروروں کو والیس فی جھنم مثوی المتکبرین کیا نہیں ہے دوزخ
میں خوابگاہ متکبرین کی اور نہیں وارد ہوا زبان مبارک رسول علیہ الصلاۃ
والسلام پر الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی منھما قصمتہ
ترجمہ یعنی وہ سبحانہ اکبر الاعظم فرماتا ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور بزرگی میری
ازار ہے جو شخص ان میں مجھ سے تنازعہ کرتا ہے اس کو شکست دیدیتا ہوں۔
اب یہاں ایک اور امر قابل تفہیم ہے کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے فللہ العزۃ
ولرسولہ وللمومنین یعنی عزت اللہ کو اور رسول کو اور مومنین کو ہے سو
سمجھنا چاہیے کہ عزت ضد ہے ذلت کی اور اس کے معنے ہیں غلبہ کے اور اصطلاح
صوفیہ میں معرفت حقیقت نفس اور نہ مشغول کرنے کو اس کے اقسام عاجلہ
دنیاویہ میں۔ کو کہتے ہیں جیسے کبر نام ہے جہل انسان کا ساتھ نفس کے اور

نازل کرنا اُس کا فوق اُس کے مرتبہ کے پس عزت اگرچہ مشابہ ہے کبر کے لیکن محمود ہے کما قال اللہ تعالیٰ سبحانہ۔

الفائدۃ الرابعۃ فی ادب المرید

احسن ادب مرید کا شیخ کے ساتھ وہ ہے کہ تعلیم فرمایا اللہ پاک نے اصحاب کرام کو اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ یاایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اے ایمان والو مت پیشی کرو روبرو اللہ کے اور اس کے رسول کے ولا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول اور نہ اٹھاؤ اپنی آوازوں کو نبی علیہ السلام کی آواز پر اور مت چلاؤ بات میں۔ پس شیخ جب نائب رسول علیہ السلام کا ہے تو وہی ادب شیخ کا بھی لازم ہے مرید کو چاہیے کہ بات اور حرکت اعضا سب روبرو شیخ کے بند کردے ورنہ جیسے وہاں ان تحبط اعمالکم کا خوف سامنے تھا یہاں فقدان راہ آگے ہے اور چاہیے کہ مرید اپنے کو ہر امر میں مسلوب الاختیار سمجھے نفس ہو یا مال مگر بامر شیخ اور ہر چشم داشت کا استکشاف شیخ سے ڈھونڈھے نہ بالقول اسواسطے کہ ہر ارادہ مرید پر وہ مطلع ہے چنانچہ مؤلف اوراق ایک گرامی نامہ اپنے مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بشہادت اس قول کے پیش کرتا ہے واللہ باللہ کہ یہ فقیر نہایت متردد تھا کہ ناگاہ حضور نے بادراک باطنی اس غلام کی تسکین فرمادی۔ وہو ہذا گرامی نامہ حضرت سیدنا ومرشدنا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

عزیز دلم راحت روح روانم بلبل گلزار صابری مولوی حکیم عبدالحمید صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ افضال ایزدی سے مع برخوردار فیضان احمد مدحیانہ اور متعلقین کے خیر وعافیت کے ساتھ یادو بود الٰہی میں سرگرم ہوں

الحمد للہ علیٰ ذالک پرسوں پیران کلیر شریف سے آستانہ بوسی مخدوم الکاملین حضرت
مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ کی کرکے آیا ہوں ۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ میں مراقبہ معیت
میں مصروف تھا کہ دفعۃً تم پیش ہوئے کمال اضطراب و قلق کے ساتھ تمکو
مشاہدہ کیا معلوم ہوا کہ یہ اضطراب میری عدم تحریر خیریت و نوافل شب مکرمہ
شب برات کا تھا لہٰذا باوجود عدم فرصتی کے کیفیت نوافل معہ دعا تحریر کرتا ہوں
ضرور پڑھو اللہ تعالےٰ برکت رزق اور عافیت ظاہری و معنوی عطا فرمائے گا۔
آگے بیان نوافل و اوراد معہ ترکیب مرقوم تھے ۔

الحق کہ یہ فقیر نہایت ہی قلق و اضطراب میں تھا مگر سبحان اللہ ع جو مرشد ہو تو
ایسا ہو جو ہادی ہو تو ایسا ہو ۔ آمدم بر سر مطلب ۔ اور ہر وقت اللہ پاک سے داعی
معونت اور سداد کا رہے اور جب کوئی اشکال حال شیخ سے مرید پر وارد ہو تو اپنے
قلت علم پر نظر کرکے ثابت القلب رہے اور رسوخ نہ علیحدہ کرے فللشیخ
فیکل شیٔ عذر بلسان العلم والحکمۃ کما فی قصۃ موسیٰ وخضر علیہما السلام
اور اگر شیخ کے فرمانے کے خلاف کوئی امر واقع ہوجائے تو اپنے اعتقاد سے لغزش
نہ کرے کیونکہ بسا اوقات کشف میں بھی غلطی ہوجاتی ہے یا شاید حکم الٰہی ہی پلٹ
گیا ہو اور حکمت مقتضے برعکس کے ہوئی ہو اور یہ قضائے معلق میں کثیر ہے ۔ اور نہ
بیٹھے سجادے پر روبرو شیخ کے مگر وقت نماز کے اس لیے کہ مرید کی شان خدمت
ہے اور اس میں استراحت ہے اور فرمایا شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہ پہنے اس
کپڑے کو جسے پہنا ہو شیخ نے مگر جب پہنائے اس کو شیخ اور جبتک حد تمیز سے باہر
نہو سماع میں روبرو شیخ کے حرکت نہ کرے اور نظر اپنی طرف شیخ کے مستغرق
رکھے کہ مورد فضل الٰہی ہے اور نہ کوئی حال یا موہبت کرامت سے ہو یا اجابت سے
شیخ سے پوشیدہ رکھے کیونکہ شیخ پر انکشاف ہوجاتا ہے لیکن یہ اخفا سے مقصود ہے انضبا

ہو جائیگا اور نہ چلے آگے شیخ کے کہ خلاف ادب ہے بموجب حدیث ابوالدرداء کے
رضی اللہ عنہ قال کنت امشی امام ابی بکر فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
تمشی امام من ھو خیر منك فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ فرمایا ابو درداء رضی اللہ
عنہ نے کہ چلتا تھا میں آگے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے چلتا ہے تو آگے اس شخص کے کہ بہتر ہے تجھ سے دنیا اور آخرت میں - اور
لازم پکڑے سکوت روبرو شیخ کے نہ کہے کوئی بات مگر باجازت وحکم - اور ادب
شیخ سے یہ امر ہے کہ مرید کو اگر کوئی امر دینی یا دنیوی عرض کرنا ہو تو عجلت نہ کرے
جبتک یہ معلوم نہ کرلے کہ حالت شیخ کی مستعد سماع کلام کی ہے کیونکہ جس طور پر
کہ دعا کے واسطے اوقات اور آداب اور شروط ہیں کہ بلا رعایت اُن کے امید اجابت
نہیں اسی طرح قول مع الشیخ کے آداب وشروط ہیں اور چاہیے کہ قبل عرض حال کے
اللہ سبحانہ سے توفیق چاہ لے اور جو کچھ ہدایا سے وسعت رکھتا ہو اگرچہ ایک
پھول یا پھوریری عطر کی ہو اول نذر کرلے کہ فرمایا اللہ پاک نے اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین
یدی نجوٰکم صدقۃ ترجمہ اے ایمان والوں جس وقت عرض حال کرو تم
روبرو رسول علیہ السلام کے پس پیش کرو تم قبل اپنی عرض کے صدقہ کیونکہ اتصال
بالشیخ امر خاص میں نہیں ہوتا ہے مگر واسطے قرب روحانی یا مناسبت قلبیہ
یا جنسیت نفسانیہ کے اور ہر ایک میں نذر واجب ہے تاکہ صاف ہو جاوے
مقام تناجی روح تقدیم انسلاخ افعال وصفات اور تجرد عن الخارجیات از اسباب
واموال سے شیخ کے ساتھ اسرار الٰہیہ اور امور کشفیہ میں جیسا کہ فرمایا ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے کان لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ ثلاث لو کانت لی واحدۃ
منھن کانت احب الی من حمر النعم - تزوجہ فاطمۃ واعطاء الرایۃ

یوم خیبر و آیۃ نجوی ترجمہ واسطے علی کرم اللہ وجہہ کے تین چیزیں تھیں اگر ان
میں سے ایک بھی مجھکو ملتی محبوب تر ہوتی مجھکو شتر ان سرخ رنگ سے اول نکاح ساتھ
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے دوسرے ملنا علم کا خیبر کے دن تیسری آیت نجوی پس
شیخ چونکہ خلیفہ رسول علیہ السلام ہے اور واسطہ ایصال الی المطلوب ہے اس لیے
نذر واجب ہے کہ باقی رہے اور زیادہ ہو یہ نعمت بسبب شکر کے بذل اموال
سے۔ اور جب ہو واسطے مرید کے کوئی آرزو طرف شیخ دوسرے کے تو نہ متوجہ
کرے قلب کو واسطے سرایت حال کے کیونکہ جب یقین کر لیا اس نے تفرد اپنے
شیخ کا تو پہچان لیا اس نے اس کے فضل کو اور قوی ہو گئی اس کی محبت کہ واسطہ
ہے درمیان مرید اور شیخ کے اور باعث ہے بقدر اپنے سرایت حال کے کیونکہ
محبت علامت تعارف ہے اور تعارف علامت جنسیت اور جنسیت
جالب حال شیخ پس بترتیب قیاس محبت جالب حال شیخ ہے جیسا کہ روایت
کی شیخ ثقہ ابو الفتح محمد ابن سلیمان ابن احمد نے فرمایا خبر دی مجھکو ابو الفضل احمد نے
اور ان کو حافظ ابو نعیم نے اس طرح کہ حدیث کی ہمکو سلیمان ابن احمد نے اور ان کو
انس ابن مسلم نے اور ان کو عقبہ ابن رزین نے ابی امامہ باہلی سے اور انھوں نے
رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے من علم
عبدا آیۃ من کتاب اللہ فھو مولاہ ینبغی لہ ان لا یخذلہ ولا یستاثر
علیہ احدا فمن فعل فقد قصم عروۃ من عری الاسلام ترجمہ
جس شخص نے کہ سکھائی کسی عبد کو ایک آیہ کتاب اللہ سے پس وہ اس کا
آقا ہے سو سزاوار ہے اس عبد کو کہ نہ چھوڑے اس کو اور نہ اختیار کرے کسی
کو اس پر پس جس شخص نے ایسا کیا پس بہ تحقیق کاٹ دیا اس نے ایک رسی
کو اسلام کی رسیوں سے ھدایت اس مقام پر یہ امر قابل تفہم ہے کہ

تعلیم دو قسم پر ہے اول عام دوسری خاص عام مثل تعلیم و تعلّم ظاہر کی ہے اور خاص مثل باطن کے ہے جس سے مقصود حقیقی اور غرض تخلیق کائنات حاصل ہو اور نہیں پہنچے اس مغز کو مگر علماء باطن جیسا کہ فرمایا مولائے روم نے - من ز قرآں مغز را بر داشتم ٭ استخواں پیش سگاں انداختم - الحق اگر یہ قول صحیح نہ ہوتا تو ایک طریق رسول علیہ السلام بہتر فرقوں میں کیوں منقسم ہوتا کہ ہر شخص اپنی حقیقت میں اصل ہاتھ سے دیئے ہوئے ہے سبحان اللہ کیا خوب فرمایا حضرت سیدنا و مرشدنا مولانا ناصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے - جنگ ہفتاد و دو ملّت خامی تعلیم است وحدت حق شو ہمیں علم و بستاں ہست - پس حدیث مذکور اگرچہ بالفاظ کوئی تخصیص ظاہر نہیں کرتی الانبیاء سہ اسی تعلیم باطنی کو شامل ہے کیونکہ مصداق مولائیت وہی استاد ہے جس سے غرض رسالت کو معرفت حق جلشانہ ہے اتمام کو پہنچی اور یہ اساتذہ ظواہر میں مفقود ہے سوائے اس کے یہ کہ فی زماننا ہذا بہت سے شیخ ایسے ہیں کہ جنھوں نے پیری مریدی کو پیشہ گردان لیا ہے اور اور اس کو اپنی قوت کا وسیلہ کیا ہے گویا مصداق - مولانا روم - اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ٭ پس بہر دستے نباید داد دست - کے ہیں تو ایسے شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا اور اپنی گردن پھنسا نا آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ہرگز ایسے جال میں نہ پھنسے اور اچانک اگر فریب میں آ بھی جاوے اور راہ ہدایت نظر آتی نہ دیکھے تو فوراً ترک تعلق کرے وباللہ التوفیق -

الفائدۃ الخامسۃ فی البرزخ الصغرے

برزخ صغرے کہ عبارت تصور شیخ سے ہے عجب دولت لازوال اور نعمت بے زوال ہے جو شخص کہ اس پر قائم ہو گیا الحق کہ اس نے باب المعرفت

فتح کرلیا مولانا روم۔ ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر ✤ دامنِ آں نفس کش محکم بگیر۔
اور جو شخص کہ اس خیال سے علیحدہ ہے کافر اور مردہ ہے مولانا روم۔ کیست
کافر غافل از ایمان شیخ ✤ کیست مردہ بے خبر از جان شیخ۔ پس اے عزیز
اس طرف اپنے خیال کو واثق کر اور ادراک کو موافق کہ خزانۂ معرفت ہاتھ آئے
لیکن طریقہ اس کا یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر آن عیز اوقات ضرور یہ شیخ کو اپنے
پاس سمجھ اور اُسی تعظیم اور ادب سے پیش آ جیسا کہ روبرو پیش آتا کھڑا ہو یا بیٹھا
چلتا ہو یا پھرتا پھر مشاہدہ کر کہ کیا کیا فتوحات پردہ غیب سے مُنھ دکھلاتے ہیں
اور کیسے کیسے عجائبات نظر آتے ہیں صلاح دارین ہے تو اسی ہیں اور فلاح کونین
ہے تو اسی ہیں ہاں اگر کچھ مذاق طبیعت ہو تو اس خیال بندی کے واسطے شغل
شعر گوئی عجب چیز ہے جس کی نسبت قرآن پہلوے ناطق ہے مولانا روم۔
شاعری جزویست از پیغمبری ✤ جاہلانش کفر خوانند از خری۔ اگر کہا جاوے
کہ قول اللہ سبحانہ الشعراء یتبعھم الغاوٗن اس کا قامع ہے ہم کہیں گے کہ
اس سے وہ شاعر مراد ہیں جو کلام فحش اور توہین و تنقیص کے مستلزم ہیں نہ وہ
شعرا جن کا واسطہ خیال محبوب حقیقی ہے یا مادح اولیاء کرام و انبیاء
علیہم الصلاۃ والسلام ہیں ورنہ بڑے بڑے فقہا اور محدثین ہرگز اس طرف
قدم نہ رکھتے اور نہ اولیاء کرام توجہ فرماتے حالانکہ ہر ایک نے اس طرف توجہ
فرمائی ہے علاوہ اس کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے ابن ابی لیلی کو خود دعا
فرمائی جیسا کہ حدیث مسلسل بالشعرا سے ظاہر ہے۔

الحدیث المسلسل بالشعراء

حدثنی سیدی و مرشدی مولانا ابو الفیضان محمد شفیع مکتوبا ولہ غزلیات کثیر قال

حدثنی مولانا الحافظ مشتاق احمد وله شعر قلیل قال حدثنی القاری عبد الرحمن پانی پتی وله شعر قلیل قال حدثنی مولانا محمد اسحاق وله شعر قلیل عن مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی وله مذاق فی الشعر عن شاہ ولی اللہ وله شعر و معرفۃ بالعروض والقافیۃ ومحسنات الشعر واسالیب القصائد والغزل شافہن ابو طاہر وله شعر قلیل قال اخبرنی شیخ حسن بن علی العجمی اخبرنا الامام العلامۃ الشاعر زین العابدین بن الطبری عن والدہ الامام العالم الشاعر عبد القادر عن شیخ الاسلام علی ابن جار اللہ بن ظہیرۃ القرشی الحنفی وکان بدیع الشعر عن المجد بن جار اللہ عبد العزیز ابن فہد وکان له شعر عن الشیخ شمس الدین محمد بن طولون الحنفی وکان شاعرا قال انبأنا ابو الفتح محمد بن محمد المزی الشاعر المقلق قال انبأنا شہاب الدین ابو الطیب الانصاری الخزرجی الشاعر قال انبأنا الحافظ زین الدین عبد الرحیم ابن الحسین العراقی وکان ینظم الشعر قال انبأنا الحافظ العلائی وکان له شعر قال انبأنا الخطیب شرف الدین احمد وکان له شعر قال انبأنا علم الدین ابو الحسن علی السخاوی ذو المنظومات الشہیرۃ قال انبأنا ابو طاہر السلفی ذو الاشعار قال انبأنا ابو الوفا علی ابن شہریار الزعفرانی وکان لیشعر قال انبأنا ابو القاسم عبد الملک بن المظفر الشاعر قال انبأنا ابو جعفر محمد بن الحسن الزاہد وکان یشعر قال ابنانا ابو بکر عبد اللہ بن احمد الفارسی الشاعر قال ابنانا ابو عثمان سعید بن زید بن خالد الشاعر قال ابنانا عبد السلام بن عباد دیک الجن الشاعر قال ابنانا ابو عثمان خالی ہمام بن غالب ابو فراس الفرزدق الشاعر قال ابنانا الطرماح بن عدی الشاعر قال ابنانا النابغۃ الجعدی قال انشدت النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ بلغنا السماء مجدنا وجدودنا وانا لنرجوا فوق ذلک مظہرا۔ فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم این المظہر یا ابن ابی لیلی قلت الجنۃ قال اجل انشاء اللہ تعالی ثم قلت ولا خیر فی علم اذا لم یکن له بوادر تحمی صفوۃ ان یکدرا ولا خیر فی

جهل اذا لم یکن له حلم اذا ما اورد الامر اصدّ را فقال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یفضض اللہ فاک مرتین قال بعض الرواۃ فبقے النابغۃ الجعدی عمرہ احسن الناس ثغرا کلما سقطت لہ سن عادت اخری مکانہا وکان معمراً۔

غزل

خیالِ شیخ یوں دل میں بسا ہے
کہ ناصر ہر طرف جلوہ نما ہے

ہر ایک شے میں عیاں ہی جلوہ یار
عجب وحدت کا ثابت مسئلہ ہے

طواف دل نہ کیوں دل سے کروں میں
کہ یہ کعبہ میرا قبلہ نما ہے

تعلق کیا ہے مجھکو ماسوا سے
میرا محبوب غیر ما سوا ہے

انا ناصر کہے اُٹھتا ہوں دم میں
بھرا دل میں میرے جوشِ فنا ہے

مروں کیونکر نہ میں سو جاں سے اُس پہ
فنا ہونے سے یاں ملتی بقا ہے

مئے الفت پیو دل بھر کے تحسینؔ
کہ اس کا ہر کہیں پینا روا ہے

غزلیات

نہ چھیڑو ہمدمو مجھکو میں ہوں دیوانہ ناصر کا
مجھے کہتے ہیں سب آغافلوں مستانہ ناصر کا

اُٹھوں گا جب بروز حشر مرقد سے تو غل ہوگا
وہ دیکھو آرہا ہے جھومتا مستانہ ناصر کا

کیا تسخیر یوں دلکو میرے اُس حرز ایماں نے
گلی کوچے لیے پھرتا ہوں میں افسانہ ناصر کا

غنیمت جان جو دم گزرے کیف ماسواہ سے
دئے جا ساقی پیماں شکن پیمانہ ناصر کا

کہاں کی پارسائی اور کہاں کا زہد اور تقوے
عطا کر دے خدایا طرز سب رندانہ ناصر کا

میرے ہوش و خرد پر عاقلانِ دہر حیراں ہیں
بنا ہوں جب سے میں سر پھوڑ کے دیوانہ ناصر کا

یگانہ بن سکے ملک جاودانی فتح کر تحسینؔ

ہوا منصور کب دارین میں بیگانہ ناصر کا

دل کو ہے ہر آن ناصر کی طلب
کر رہی ہے جان ناصر کی طلب

چاک کروائے گی جانے کس قدر
دشت کی دامان ناصر کی طلب

تجھکو مستلزم ہوئی حق کی طلب
کیا تری ہے شان ناصر کی طلب

جس نے کی فوراً بر آیا مدعا
با دل گریان ناصر کی طلب

واہ رے محبوب کرتے ہیں بدل
صاحب عرفان ناصر کی طلب

با سر و ساماں بنے گر کر بصدق
بے سر و سامان ناصر کی طلب

خواہشِ حق ہے اگر تحسینؔ تو کر
صورتِ انسان ناصر کی طلب

واہ کیا دلخواہ ہے ناصر کی بات
گفتۂ اللہ ہے ناصر کی بات

ہادیِ دارین ہے وہ بالضرور
مہدیِ ہر راہ ہے ناصر کی بات

کیوں نہ گوشِ قلب سے اُسکو سنوں
ہر سخن کی شاہ ہے ناصر کی بات

منکرو ایمان سے آکر سُنو
کیا مزے کی واہ ہے ناصر کی بات

چلکے تو محلہ چلو تحسینؔ سُنیں
خوب ہی واللہ ہے ناصر کی بات

ہوئے ہم حق آگاہ ناصر کے باعث
ملا ہم کو اللہ ناصر کے باعث

ملے گا ہمیں تاج الفقر فخری
بنیں گے شہنشاہ ناصر کے باعث

ہوا بارِ عصیاں سے سر اپنا ہلکا
ہمیشہ کو واللہ ناصر کے باعث

مزے جو اُٹھاتے ہیں کیا کوئی جانے
خدا ہی ہے آگاہ ناصر کے باعث

رہِ حق سے ہر چند بھٹکے ہوئے تھے
مگر مل گئی راہ ناصر کے باعث

ہوا منکشف دل پہ رازِ حقیقت
خدا کی قسم واہ ناصر کے باعث

خوشی سے اُٹھا کوہ غم سر سے تحسینؔ
ہوئے صورتِ کاہ ناصر کے باعث

کیوں نہو زیرنگیں سارا جہاں ناصر کا آج
ہی نصیبِ عرشِ معظم پر نشاں ناصر کا آج

ہیں وہ عالم میں ڈنکا بج رہا ہے آپ کا
نام لیتے ہیں تمامی خسرواں ناصر کا آج

یک نظر جس پہ پڑی وہ زندہ دائم ہوا
تابع فرماں ہی ملکِ جاوداں ناصر کا آج

جب وہ مصداق ولاخوف علیھم ہی تو پھر
کیوں نہو قرآن میں حق مدح خواں ناصر کا آج

سطحِ عالم تموج سے ہی جس کے مستفیض
ہی وہ بحرِ فیض ہر جانب رواں ناصر کا آج

مظہرِ فیضانِ احمد ناصرِ دینِ نبی
ہی لقب واللہ باللہ بیگماں ناصر کا آج

ابتو دنیا میں کہیں ایسے خدا والے نہیں
دیکھ لو ہے مثل دنیا میں کہاں ناصر کا آج

لب پہ جاری مرے ہر آن ہی ناصر کی مدح
کیا ہی مرغوبِ دل وجان ہی ناصر کی مدح

مُنہ سے کہنے کے لیے دل کی ہی تصدیق ضرور
سچ اگر پوچھو تو ایمان ہے ناصر کی مدح

لب پہ آنے سے ہی ملتی ہی حیاتِ جاوید
روح بخشِ تنِ بیجان ہے ناصر کی مدح

کیوں نہ مداح کو محبوبیتِ حق ہو حاصل
جرعۂ بادۂ عرفان ہے ناصر کی مدح

چشمِ وحدت سے جو دیکھو یہ تو تحسینؔ
مدحتِ حضرتِ سبحان ہی ناصر کی مدح

کوئی بھی ہوگی نہ جیسی بارور ناصر کی شاخ
تا ابد رکھیو خدایا پُرثمر ناصر کی شاخ

ایک عالم کو جو نسبت شجرۂ بیعت سے ہی
پھیلی ہی سارے جہاں میں گھر بگھر ناصر کی شاخ

نصرتِ حق آبیاری اُسکی کرتی ہے مدام
ٹوٹ بھی سکتی ہی پھر اے بے خبر ناصر کی شاخ

جب سوا نیزہ پہ ہوگا آفتابِ رستخیز
ہوگی سب شاخوں میں بڑھکر سایہ ور ناصر کی شاخ

اور شجروں سے ملا کر دیکھ لو تحسینؔ سہی

صابری شجرے میں تیغ کیا تا نہ تر ناصر کی شاخ

رنج وغم کی ہے شفا ناصر کا درد
بار الٰہا کر عطا ناصر کا درد

چیر کر پہلو اگر دیکھو میرا
پاؤگے دلمیں بھرا ناصر کا درد

کوئی ہمسا بھی بھلا ہوگا کہیں
جان دے دے کر لیا ناصر کا درد

جق جق وبق بق کے سب جھگڑے مٹے
دلمیں جب آکر اُٹھا ناصر کا درد

شافیٔ مطلق سے محسنؔ مانگ لو
ہر مرض کی ہے دوا ناصر کا درد

ہے خدا آگاہ ہر ہر کام ناصر کا لذیذ
علم باطن ہیں ہی کیا افہام ناصر کا لذیذ

ملکے تالو سے مزے لیتی ہی کیا مُنہ میں زباں
شہد سے بھی ہی زیادہ نام ناصر کا لذیذ

گھونٹ بھر بھر کر شراب معرفت محسنؔ پیو
کوئی بھی ہوگا نہ جیسا جام ناصر کا لذیذ

اگر مہر و مہ دیکھ لیں روئے ناصر
کریں شرم سے پھر نہ مُنہ سوئے ناصر

صبا کیوں گلستاں ہیں اترا رہی ہے
اُڑا کر مگر لائی ہے بوئے ناصر

کروں کیا بیاں عادتوں کا میں اُس کی
خدا سے ہے ملتی ہوئی خوئے ناصر

چمن میں جو سنبل ہے آشفتہ خاطر
مگر دیکھ پائے ہیں گیسوئے ناصر

ہمیں خوف کیا تیغ اعدا سے محسنؔ
تصور میں رکھتے ہیں ابروئے ناصر

نہ رکھ اے سیہ کار ناصر سے آز
کرے گی تجھے خوار ناصر سے آز

نہ بن مثل نمرود او خیرہ سر
خدا سے ہے پیکار ناصر سے آز

خدا کی وہشن میں تیرا دخل کیا
تو کرتا ہے پیکار ناصر سے آز

خدا سے ذرا شرم کر باز آ
نہ کر ڈالے فی النار ناصر سے آز

کہا دیکھ تحسین کا تو مان لے
نہیں خوب ازنہار ناصر سے آز

دل میرا ہر وقت اور ہر آن ہی ناصر کے پاس
تن بدایوں میں پڑا ہی جان ہی ناصر کے پاس
روز محشر جب کریگا کوئی ایماں سے سوال
صاف کہدونگا میرا ایمان ہے ناصر کے پاس
کیوں نہ ہم سجدہ کریں اُسکو بصد عجز و نیاز
جب ہمارا خالق سبحان ہی ناصر کے پاس
ہی کلام اُس شاہ کا شرح کلام کردگار
پھر اگر پوچھے کوئی قرآن ہی ناصر کے پاس

بار الہا کر دعا تحسین کی تو ردیا قبول
اُس کے ہاتھوں کے لیے داماں ہے ناصر کے پاس

دلکو رہتی ہی مرے ہر وقت ناصر کی تلاش
ہر گھڑی کرتا ہوں میں اور سخت ناصر کی تلاش
ہی جو تحصیل سعادت کا تجھے ذرہ خیال
سوئے نو محلہ تو کرلے بخت ناصر کی تلاش
گھر میں بیٹھے بیٹھے پایا ہے کسی نے کچھ بھلا
اب کرینگے باندھکر ہم رخت ناصر کی تلاش
یا الٰہی دے مجھے اُس معدن عرفاں کا عشق
کو بکو کرتا پھرے دل ہر وقت ناصر کی تلاش

ہاتھ یوں آئے گی تحسین نعمت ہر دو جہاں
ہوگی جب سب چھوڑ کر یک لخت ناصر کی تلاش

کر بدل اے یار ناصر سے خلوص
ہے بہت درکار ناصر سے خلوص
سب مٹا دیگا بوقت باز پرس
قہر کے افشار ناصر سے خلوص
نار دوزخ مثل گل کردے گا سرد
جیوں خلیل اے یار ناصر سے خلوص
چشم باطن ہے اگر تو دیکھ لے
کر کے تو یک بار ناصر سے خلوص
بے شبہ مقبول کردے گا تجھے
حضرت غفّار ناصر سے خلوص
رکھتے ہیں اے بے خرد با قلب حال
سب در و دیوار ناصر سے خلوص

ہے خدا ملنے کی گر تحسین ہوس

کر بقلبِ زار ناصر سے خلوص

ہے محیطِ دو جہاں ناصر کا فیض — صورت نہ آسماں ناصر کا فیض
شش جہت میں ایک طغیانی کے ساتھ — بالتموج ہے رواں ناصر کا فیض
راہِ دیں پر سیکڑوں بیدیں ہوئے — ہی ہدایت کا نشاں ناصر کا فیض
ایہا الناس علیکم بالخلوص — بخشتا ہی تن کو جاں ناصر کا فیض
کیا دھنی تقدیر ہے اُس کی جسے — دے خدائے مہرباں ناصر کا فیض
عین فیضِ حضرت خیر البشر — ہے عزیزِ دل بے گماں ناصر کا فیض

خوب ہی دل سے کرو محسنؔ حصول
جب تلک ہی تن میں جاں ناصر کا فیض

گل کھلا دل کا کنول جس نے کیا ناصر سے ربط — مثمر ہوا باغِ امل جس نے کیا ناصر سے ربط
وہ رہبر ایماں ہی وہ شیخ انس و جاں ہے — سب بر ہوئے اُسکے عمل جس نے کیا ناصر سے ربط
وہ ہی حبیب اولیا مقبول ہی اُس کی دعا — ٹلجائے ہی آئی اجل جس نے کیا ناصر سے ربط
کیسا ہی کیوں ہووے نہیں کیا دو پُرفن اہل کیں — اُس سے کریگا کیا دغل جس نے کیا ناصر سے ربط

محسنؔ علیک بالعمل ہیچو ردیفِ ایں غزل
جیسے کہا ہی کر عمل جس نے کیا ناصر سے ربط

حفظ و اماں میں دائم فیضاں کو یا حفیظ — رکھیو جہاں میں قائم فیضاں کو یا حفیظ
فضل و کرم سے تیرے ہرگز نہ چھونے پائیں — آلام نا ملائم فیضاں کو یا حفیظ

ہر آن اور ساعت محسنؔ کی یہ دعا ہے
محفوظ رکھیو دائم فیضاں کو یا حفیظ

فلک ہے مقامِ محمد شفیع — کہ ہے عرش بام محمد شفیع
اُسے کیا خوش آئے شرابِ طہور — پیا جس نے جام محمد شفیع

نہ کیوں دور رہوں اُسکے دُکھ اور درد
جو لیتا ہو نام محمد شفیع

کہوں گا میں فردا دمِ بازپرس
کہ ہوں میں غلام محمد شفیع

سعادت کی خواہش ہے تحسیںؔ اگر
جپو خوب نام محمد شفیع

گلشن ایمان ہے ناصر کا باغ
روضۂ ایقان ہے ناصر کا باغ

ہر شجر ہے شجرۂ وادی طور
موسوی عرفان ہے ناصر کا باغ

روح بخش فقر ہے اُس کی ہوا
عارفوں کی جان ہے ناصر کا باغ

صابری شجرہ ہے جس کے دم سے سبز
وہ گل وریحان ہے ناصر کا باغ

ہے نہالِ قادری جس سے نہال
وہ عظیم الشان ہے ناصر کا باغ

ہیں رواں ہر سمت انہار یقیں
وافر الاذعان ہے ناصر کا باغ

سیر کو آئیں چلو تحسیںؔ اُٹھو
کیا عجیب الشان ہے ناصر کا باغ

چل دلِ صد چاک ناصر کی طرف
ہے خدائے پاک ناصر کی طرف

ہے اگر کچھ بھی تجھے حق کی طلب
چشمِ دل سے تاک ناصر کی طرف

بادلِ مسرور آیا لوٹ کر
جو گیا غمناک ناصر کی طرف

ہے شرابِ معرفت کی گر طلب
عشق کی ہیں تاک ناصر کی طرف

دل تو ہے خاشاک سے تحسیںؔ بھرا
کیا چلوگے خاک ناصر کی طرف

وجہ حبِ سید ابرار ہے ناصر کا عشق
عینِ عشقِ حیدرِ کرار ہے ناصر کا عشق

ہے آلِ انکشافِ حق کمالِ برزخی
خاص عشقِ حضرتِ غفار ہے ناصر کا عشق

سر کیے ہیں ہمنے ہزاروں معرکے بگڑے ہوئے
دشمنوں کی جان کی تلوار ہے ناصر کا عشق

عشق سے اُس کے نہ کیوں پُر نور ہو سینہ میرا
معرفت کا مظہرِ انوار ہے ناصر کا عشق

ہاں شمیمِ حُبِّ حق اے ہمدمو حاصل کرو
گلشنِ حق کا گلِ بیخار ہے ناصر کا عشق

کیوں نہ ہو عشاق کو ہر سقم سے حاصل شفا
چارۂ دردِ دلِ بیمار ہے ناصر کا عشق

نقدِ دل دیکر متاعِ معرفت تحسینؔ خرید
تزکیہ کے شہر کا بازار ہے ناصر کا عشق

خاکِ درِ غفور ہے ناصر کے در کی خاک
اکسیرِ بے قصور ہے ناصر کے در کی خاک

سُرمہ اُسے میں دیدۂ دل کا نہ کیوں کروں
دودِ چراغِ طور ہے ناصر کے در کی خاک

کچھ بھی اگر ہے تجھکو بصارت تو دیکھ لے
ہر ذرہ ذرہ نور ہے ناصر کے در کی خاک

اے کورِ چشم اکمہ باطن خرد فروش
تیرے لیے ضرور ہے ناصر کے در کی خاک

تحسینؔ اسے میں خانۂ دل میں نہ کیوں رکھوں
غم کے لیے سرور ہے ناصر کے در کی خاک

ہے نہایت خوشنما ناصر کا رنگ
مثلِ رنگِ مصطفا ناصر کا رنگ

پڑ گئی جس پر نگاہِ حق نما
اُس پہ فوراً چڑھ گیا ناصر کا رنگ

کیا تلون ہے برنگ صابری
واہ وا اصلِ علا ناصر کا رنگ

لُٹ رہا ہے لوٹ لیں آؤ چلو
اے محبّانِ صفا ناصر کا رنگ

ہم نے تو دیکھا نہ کوئی اور سُنا
جیسا دیکھا اور سُنا ناصر کا رنگ

مل گئی اُس کو بہارِ ہشت خلد
جس کے دل پہ چڑھ گیا ناصر کا رنگ

کون ہے ہم سے سوا تحسینؔ جو لے
صاحبِ صدق و صفا ناصر کا رنگ

بارِ عصیاں سے خدارا اے مرے ناصر سنبھال
ہے فقط تیرا سہارا اے مرے ناصر سنبھال

کب تلک جھیلوں پڑا صدمے غم و اندوہ کے
اب نہیں سختی گوارا اے مرے ناصر سنبھال

ہی مقامِ غور اے مولا دمِ اُفتادگی
کون ہی تجھ بن ہمارا اے مرے ناصر سنبھال
لے چلی مجھکو اُڑا کر ہے غضب بادِ فنا
اب نہیں رُکنے کا یارا اے مرے ناصر سنبھال
گر پڑا ہوں چار سو سے ہو کے میں زار و نزار
اب سپاہِ غم نے مارا اے مرے ناصر سنبھال
نرو عصیاں نے کیا ہی ایسا مجھکو زیچ آہ
ہوں متاعِ صبر ہارا اے مرے ناصر سنبھال

ایک ذرہ تیرے مخسیں میں نہیں تاب و تواں
اب گرا یہ غم کا مارا اے مرے ناصر سنبھال

لے چکے جانیں نہ کیا کیا دولتیں ناصر سے ہم
اور نہ کیا کیا لیں گے اب بھی نعمتیں ناصر سے ہم
کوئی بھی رکھتا نہ ہوگا یوں کسی اپنے کے ساتھ
رکھتے ہیں دل میں نہاں جو اُلفتیں ناصر سے ہم
ہی جہاں حیران کیوں میرے نمو جاہ سے
لوٹ لائے ہیں اجی یہ برکتیں ناصر سے ہم
اب ملی کُرسی نشینی عالمِ انوار کی
یہ بھی لینا چاہتے ہیں عزّتیں ناصر سے ہم

اب بجا مخسیں سنو ڈنکا ہمارے نام کا
اب لیے لیتے ہیں ساری شوکتیں ناصر سے ہم

گو بُرا ہوں یا بھلا جیسا ہوں پر ناصر کا ہوں
ہیں تو اپنے مرشدِ عالی گہر ناصر کا ہوں
ہو کسی باغِ الوّت کا مری نخلِ وجود
واہ ری تقدیر میں اب تو مگر ناصر کا ہوں
کیا بنا بیگانہ مجھے غم کا ہدف ترکِ فلک
یہ نہیں واقف کہ میں سینہ سپر ناصر کا ہوں
دیکھکر چلنا ذرا میری طرف بادِ سموم
گلشنِ ہستی میں میں بھی اک شجر ناصر کا ہوں
ابرِ رحمت کا اِدھر بھی ایک چھینٹا یا خدا
بس میں ہی باقی نہالِ بے ثمر ناصر کا ہوں
خیر ہو خم کی ترے ساقی ادھر بھی ایک جام
میں بھی تو آخر کوئی تفتہ جگر ناصر کا ہوں

کام بھی ایسے ہی تو کرتا ہی مخسیں حق پسند
اور پھر دعوی ہی یہ اے خیرہ سر ناصر کا ہوں

خدایا مرتبہ وہ بخش میرے پیر ناصر کو
کہ ہو دونوں جہاں کی دولت و جاگیر ناصر کو

کیا ہی سخت ہی عاجز مجھے اے نفس اتارہ
عزیزوں آؤ اب دیکھو یہ میری سحر پردازی
یقیں تو ہے کہ میری بیکسی پر رحم آ جائے
تمامی اہلِ عرفاں جس کی رو سے دنگ ہو جائیں
مقید جو کیا ہی مجھکو اپنا نفس شیطاں نے

کرونگا حال تیرا ایک قلم تحریر ناصر کو
اطاعت کے عمل سے کرتا ہوں تسخیر ناصر کو
اگر لکھوں غم و اندوہ کی تقریر ناصر کو
عطا کر یا خدا وہ عزت و توقیر ناصر کو
دکھاؤں گا یہ اپنا طوق اور زنجیر ناصر کو

ثنا لکھتا ہوں تخمیس میں جو اُن کے مصحفِ رُخ کی
یہ بھیجوں گا بنا کر ایک نئی تفسیر ناصر کو

دلا الفت و پیار ناصر سے رکھ
یہی کام آئیگا کچھ آخرش
خدا کے جو ملنے کی ہی آرزو
چھپا دیکھ بیٹھا ہے دیو لعیں

تمامی سروکار ناصر سے رکھ
جو رکھے خبردار ناصر سے رکھ
تو سب سر و اسرار ناصر سے رکھ
تعلق جو رکھ یار ناصر سے رکھ

رہِ حق میں تخمیس بہت ہیں گزند
قدم اپنا ہشیار ناصر سے رکھ

کھنچی ہی آئینہ پر دل کے جو تصویر ناصر کی
فنا فی الشیخ کے رتبہ نے وہ عالم کیا پیدا
کہاں ہو ہیں مگر وہ بادشاہِ افصح العالم
ڈگے راہِ صداقت سے قدم یک ذرہ کیا معنے
مقامِ قدس اعلیٰ ہی مقام اُس کے غلاموں کا
حساب حشر سے دیکھو تو میں کس طرح بچتا ہوں
تمامی دین و دنیا ہو نہ قبضہ میں تو کیا معنے

نظر آتی ہی ہر دم شکل پر تنویر ناصر کی
رگ و ریشہ میں ہا رہتی ہی مرے تاثیر ناصر کی
لب و لہجہ سے سب سنلو مری تقریر ناصر کی
پڑی ہی پاؤں میں جب سے مرے زنجیر ناصر کی
بچھے معلوم کیا او کور دل توقیر ناصر کی
پڑی ہی ذہن میں میرے ہا اک تدبیر ناصر کی
اگر قسمت سے ہاتھ آئی کوئی تسخیر ناصر کی

تنگ و دو میں اگرچہ لاکھ کی سب خاک ہو جائے

خدایا کر عطا تحسینؔ کو نواکسیر ناصر کی

ایل ادب ضرور ہی ناصر کے سامنے
اللہ کا حضور ہے ناصر کے سامنے

جاکر کریں نہ روبرو کیوں اس کے اقتباس
نازل خدا کا نور ہے ناصر کے سامنے

کافور اس کی دید سے ہوتے ہیں درد سر
حاصل ہمیں سرور ہی ناصر کے سامنے

ہی بے قصور صیقل آیئنہ اس کی دید
بے نور نور نور ہے ناصر کے سامنے

بیٹھا ہی کس خیال میں اے طالب بہشت
سب حور اور قصور ہے ناصر کے سامنے

آگے قدم بڑھائے تو شیطاں کی کیا مجال
رہتا لعین دور ہے ناصر کے سامنے

تحسینؔ چلو ادب سے حضوری کریں حصول
اللہ کا ظہور ہے ناصر کے سامنے

مخمس بر غزل خود

در فراقت اے شہ ذیشان ما
ساعتے فرداست ہر ہر آن ما

چوں ہمی آئی سوئے کاشان ما
اے فدایت گوہر ایمان ما

وے نثار تست نقد جان ما

ہے تمھاری یاد یاد کردگار
خوش تمھارے ذکر سے پروردگار

پھر بھلا اے ہادی عالی تبار
از کتاب آسمانیم چہ کار

مصحف رخسار تو قرآن ما

بے تمھارے اے شہ دنیا و دیں
تر ہوئی اشکوں سے ساری آستیں

خوف ہے طوفاں نہ برپا ہو کہیں
اے بیا و بر سر و چشم نشیں

از نور روشن کلبہ احزان ما

جس جگہ اللہ کا ہووے ظہور — ہے وہی کعبہ کہیں اہلِ شعور
مظہرِ حق ہے میرا مولا ضرور — چوں کنم سجدہ نہ سوئے رام پور
ہست آنجا قبلۂ ایمانِ ما

آتشِ فرقت سے ہوں میں ہر زماں — ماہیٔ بے آب کے صورت تپاں
از پئے حسنین و شاہ انس وجاں — اے بیا و شربتِ وصلم چشاں
سوخت نارِ ہجر تو پنہانِ ما

جز ترے کس سے کہوں میں یا خدا — اس پریشانی کا اپنی ماجرا
ہائے کیسا پڑ گیا یہ تفرقا — من کجا و مرشد پاکم کجا
تف برین ناسازیٔ دورانِ ما

ہو گئے حد سے فزوں میرے گناہ — اب نظر آتی نہیں بچنے کی راہ
جز ترے جائے کہاں یہ روسیاہ — ناصرا شد حالتِ تحسین تباہ
خذ یدی اے شاہ جسم وجانِ ما

قطعہ

عجب شان وشوکت ہے اللہ اکبر — فدا جس پہ کرتے ہیں جاں کو غضنفر
نہ کیونکر کروں تجھ پہ میں جان قرباں — مرے دین کے اور دنیا کے رہبر

القول المعین فیما ورد من الفائدۃ الرابعۃ للطالبین

التتمۃ الاولی۔ فرمایا امام الاتقیا سید الاصفیا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ نے کہ واجب ہے مرید پر اعتقاد کرنا شیخ کا عالم باللہ وناصح للخلق نہ معصوم الاحوال کیونکہ فرمایا اللہ سبحانہ نے وعصے ادم ربہ یعنی گناہ کیا آدم

نے اپنے رب کا۔ اور فرمایا بعض سادات صوفیہ نے بجواب القصی العارف کے
وکان امر اللہ قدرا مقدورا **حکایت** ایک تلمیذ با اعتقاد اپنے اُستاد
کی خدمت میں رہا کرتا تھا ایک روز کیا دیکھتا ہے کہ اُستاد ایک عورت سے
مشغول بہ زنا ہے اس نے کچھ توجہ نہ کرکر اپنے عقیدہ کو کماکان اُس پر ثابت
رکھا اور ذرہ برابر خدمت ورسومات احترام سے انحراف نہ قبول کیا اُستاد نے
بھی جان لیا تھا کہ اُس نے مجھے فسق کرتے دیکھ لیا ہے ایک روز اُس سے
پوچھا کہ اے فرزند میں جانتا ہوں کہ تو نے مجھکو فلاں عورت سے مبتلا بہ شناعت
دیکھا حالانکہ میں منتظر ہر وقت تجھ سے بغض اور کینہ کا تھا مگر علی الزعم اس کے
تو میری خدمت وطاعت میں ویسا ہی سرگرم ہے اُس نے عرض کی کہ اے
سید انسان ہر وقت اپنے پر اقدار الٰہی سے مجبور ہے میں نے جس وقت
اپنے کو تیری خدمت میں دیا تجھکو معصوم نہیں جانا بلکہ یہ جانتا تھا کہ تو
عارف طریق الٰہی ہے اور واقف ہے کوائف سلوک سے رہی معصیت
وطاعت وہ شے دیگر ہے کہ مابین تیرے اور خدا کے ہے میری طرف رجوع
نہیں کرتی جو بغض اور کینہ کو واجب کرے کما قال ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔
پس حیف ہے کہ جان کر انجان بنوں اور درخت کینہ کا دل میں بوؤں اُستاد
نے فرمایا وفقت وسعدت ھکذا ھکذا والا فلا لا سبحان اللہ رسوخ
ہو تو ایسا پس اے عزیز اگر گوہر مقصود ہاتھ میں لانا چاہتا ہے تو اعتقاد راسخ
کر اور اصلا مواقع امتحان پر لغزش نہ اٹھا اور ہر وقت خدائے تعالیٰ سے
داعی معونت اور سداد کا رہ اللھم وثق عقیدتی علی ولیی وثبت قلبی
علی حب سیدی بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

التتمۃ الثانیۃ من الھدایۃ الواردۃ۔ فرمایا خاتم الاولیا امام الاصفیا

شیخ اکبر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مسمے بام المحکم میں کہ اہل طریق الٰہی کے دو شخص
ہیں صادق اور صدیق یعنی تابع اور متبوع پس تابع مرید اور سالک اور تلمیذ
ہے اور متبوع شیخ و استاد و معلم خواہ یہ شیخ بلبوغ ہو یا نہ ہو اور معنی تاہلہ للشیخوخیت
وارشاد کے یہ ہیں کہ قادر ہو اس مقام پر مع استقلالہ و استبدادہ کیونکہ زماننا ہذا
مشحون ہے دعاوی کاذبہ سے نہ مرید صادق ہے کہ ثابت قدم ہو سلوک اللہ
میں اور نہ شیخ صدیق ہے کہ محقق اور منصحہ ہو اس راہ میں وہ شیخ نہیں کہ
خارج کر دے مرید کو رعونت نفس اور اعجاب سے اور پہنچا دے صراط مستقیم
پر وہ مرید نہیں کہ واثق القلب و راسخ القدم ہو طریق عرفان خدائے کریم پر
مرید شیخوخت کے دعوے میں پست اور پیر ہوائے ریاست میں مست حالانکہ
دونوں امر تخبیط و تلبیس اللھم احفظنی اللھم احفظنی اللھم احفظنی صفت
شیخ کی یہ ہے کہ خواطر نفسیہ شیطانیہ اور ملکیہ ربانیہ کا عارف ہو اور جس اصل کے پیچھے
یہ خواطر لگے ہوئے ہیں اور عارض ہو جاتے ہیں اُس کا واقف۔ علل و امراض
صارفہ عن صحۃ الوصول الی عین الحقیقۃ کا ماہر اور دیہ و اعیان امزجہ و عوائق و
علائق خارجہ کا ناظر پس اے طالب صادق ہوشیار ہوشیار خبردار
کہ قروننا ہذا اشر القرون ہے ذرا دیکھ بھال کر کہ مبتلائے تخبیط و تلبیس نہ ہو ہزار ہا
راہ زن مصداق۔ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست۔ کی گھات میں کھڑے
ہیں۔ ہاں پھر وہی کہوں گا گو زمانہ عارفان الٰہی سے خالی نہیں مگر متصف تھا
اوصاف شیوخت سے تو سیدنا ناصر الملۃ والدین مرشدی و مولائی محمد شفیع
رام پوری چشتی صابری قادری نور اللہ مرقدہ۔

بندۃ فی طہارۃ السالکین

اب جاننا چاہیے کہ ہر مسلمان بالخصوص سالک کو ہر وقت طہارۃ سے

رہنا افضل المرضاۃ ہے کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے واللہ یحب المتطھرین اللہ
پاک محبوب رکھتا ہے طہارت والوں کو اور وضوادب صالحین سے ہی چنانچہ
کہا گیا ہے الوضوء سلاح المومن والجوارح اذاکانت فی حمایت الوضوء الذی
ھو اثر شرعی یقل طروق الشیطان علیھا۔ ترجمہ۔ وضو ہتھیار مومن
اور اعضا کا ہے جس وقت وہ ہوتے ہیں وضو کی حمایت میں کہ وہ اثر
شرعی ہے کم ہو جاتے ہیں راستے شیطان کے اُن پر اور فرمایا انس ابن مالک
رضی اللہ عنہ نے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حالانکہ میں
اُس وقت آٹھ برس کا تھا پس فرمایا آپ نے یا بنیّ ان استطعت ان لا
تزال علی الطہارۃ فافعل فانہ من اتاہ الموت وھو علی الوضوء اعطی
اجر الشہادۃ۔ ترجمہ۔ اے میرے فرزند اگر تو قدرت رکھتا ہے کہ ہمیشہ طہارت
پر رہے پس کر اس لیے کہ جس شخص کو حالت وضو میں موت آئے گی اُس کو
شہادت کا اجر دیا جاویگا۔ پس عاقل کی یہ شان ہے کہ دوام با وضو رہے
اور جب وضو کا قصد کرے حضور قلب اختیار کرے بقول بعض صلحاء۔
اذا حضر القلب فی الوضوء یحضر فی الصلوٰۃ واذا دخل السھو فیہ
دخلت الوسوسۃ فی الصلوٰۃ ترجمہ جب حضور قلب وضو میں ہوتا ہے
صلوٰۃ میں بھی ہوتا ہے اور جب وضو میں سہو داخل ہوتا ہے نماز میں وسوسے
پیدا ہوتے ہیں اور طریق مستحب یہ ہے کہ اول مسواک سے منہ پاک کرے
کہ فرمایا ام المؤمنین محبوبہ حبیب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے۔ السواک مطھرۃ الفم مرضاۃ للرب۔ یعنی مسواک
پاکی ہے منہ کی اور خوشنودی ہے رب کی۔ پھر جب مسواک سے فارغ
ہو قبلہ رو وضو کو بیٹھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور کہے رب اعوذبک

من همزات الشیطان واعوذ بک ان یحضرون اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے وسوسوں شیاطین سے اور اُن کے حاضر ہونے سے اور جب ہاتھ دھووے کہے اللھم انی اسئالک الیمن والبرکۃ واعوذ بک من الشوم والھلکۃ اے اللہ سوال کرتا ہوں تجھ سے یمن اور برکت کا اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے شامت اور ہلاکت سے اور جب مضمضہ کرے کہے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد واعنی علی تلاوۃ کتابک وکثرۃ الذکر لک اے اللہ درود بھیج محمد پر اور اُن کی آل پر اور مدد کر تو میری تلاوت قرآن اور کثرت ذکر اپنے پر اور جب ناک میں پانی دے کہے اللھم صل علی محمد وآلہ واوجدنی رائحۃ الجنۃ وانت عنی راض اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور اُن کی آل پر اور پیدا کر تو مجھکو خوشبو جنت کی حالانکہ تو مجھ سے رضامند ہے۔ اور جب ناک جھاڑے کہے اللھم صل علی محمد وعلی آلہ واعوذ بک من روائح النار وسوء الدار اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور اُن کی آل پر اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے بوؤں دوزخ سے اور خرابی دار سے۔ اور جب مُنہ دھوئے کہے اللھم صل علی محمد وآلہ وابیض وجھی یوم تبیض وجوہ اولیائک ولا تسود وجھی یوم تسود وجوہ اعدائک اے اللہ درود بھیج تو محمد اور اُن کی آل پر اور سفید کر تو میرا چہرہ جس دن کہ سفید ہوں مُنہ دوستوں تیرے کے اور مت کالا کر تو مُنہ میرا جس دن کالے ہوں مُنہ تیرے دشمنوں کے اور جب سیدھا پہونچا دھوئے کہے اللھم صل علی محمد وعلی آلہ وآتنی کتابی بیمینی۔ حاسبنی حسابا یسیرا۔ اے اللہ درود بھیج تو

محمد پر اور اُن کی آل پر اور لاؤ تو کتاب اعمال میرے کی یمین سے
اور حساب کر تو میرا بآسانی۔ اور جب اُلٹا پہونچا دھوئے کہے
اللّٰھم صل علی محمد و آلہ اللھم انی اعوذ بک من ان تو تینی
کتابی بشمالی او من وراء ظہری اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور
اُن کی آل پر اے اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اپنی کتاب اعمال
دہنی سے طرف اُلٹی سے اور پیچھے پشت سے اور جب سر کا مسح کرے کہے
اللھم صل علی محمد واغشنی برحمتک و انزل علیّ من برکاتک واظلنی
تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اے اللہ درود بھیج
تو محمد پر اور بھر دے تو مجھکو اپنی رحمت سے اور نازل کر تو مجھ پر اپنی برکتیں
اور ڈھانک لے تو مجھکو نیچے سایہ اپنے عرش کے اُس دن کہ نہ سایہ ہو
سوائے سایہ عرش تیرے کے۔ اور جب کانوں کا مسح کرے کہے اللھم
صل علی محمد و علی آل محمد و اجعلنی ممن یستمعون القول فیتبعون
احسنہ اللھم اسمعنی نداء منادی الجنۃ مع الابرار اے اللہ
درود بھیج تو محمد پر اور اُن کی آل پر اور گردان تو مجھکو اُن میں سے کہ سُنتے
ہیں قول کو اور اتباع کرتے ہیں احسن اُس کے کا اے اللہ سناؤ تو مجھکو
آواز منادی جنت کی ابرار کی ہمراہ۔ اور جب گردن کا مسح کرے کہے
اللھم صل علی محمد و آلہ اللھم فک رقبتی من النار و اعوذ بک
من السلاسل والاغلال۔ اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور اُن کی
آل پر اے اللہ آزاد کر تو گردن میری آگ سے اور پناہ مانگتا ہوں
میں تجھ سے زنجیروں اور طوق سے اور جب سیدھا پاؤں دھوئے
کہے اللھم صل علی محمد و آلہ وثبت قدمی علی الصراط مع اقدام المومنین

اے اللہ درود بھیج تو محمد پر اور اُن کی آل پر اور ثابت رکھ تو قدم میرا صراط پر ساتھ قدموں مومنین کے۔ اور جب اُلٹا پاؤں دھوئے کہے۔ اللھم صل علی محمد وآلہ واعوذ بك من ان تزل قدمی علی الصراط یوم تزل اقدام المنافقین۔ اے اللہ درود بھیج تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل پاک پر اور پناہ مانگتا ہوں میں پھسلنے قدم سے صراط پر جس دن کہ پھسلیں قدم منافقین کے اور جب وضو سے فارغ ہو سر آسمان کی جانب اُٹھائے اور پڑھے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ سبحانك اللھم وبحمدك لا الہ الا انت عملت سوأ وظلمت نفسی استغفرك واتوب الیك فاغفرلی وتب علی انك انت التواب الرحیم اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی عبدا صبورا شکورا واجعلنی ان اذکرك ذکرا کثیرا واسبحك بکرۃ واصیلا گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے تنہا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں تسبیح کرتا ہوں میں تیری اے اللہ اور حمد کرتا ہوں تیری نہیں ہے کوئی خدا بجز تیرے عمل کرتا ہوں میں خراب اور ظلم کرتا ہوں میں اپنے نفس پر طلب مغفرت کرتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں میں تیری طرف پس بخش تو مجھکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو تواب اور رحیم ہے اے اللہ پاک رحمت نازل کر تو محمد پر صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر اور گردان تو مجھکو توابین سے اور پاکوں سے اور گردان تو مجھکو بندہ صابر اور شاکر اور

گردان تو مجھکو ذکر کثیر کرنے والوں سے اور یہ کہ تسبیح کروں تیری صبح اور شام فتبارک اللہ احسن الخالقین والحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

تاریخ خاتمہ کتاب ہذا از فقیر مؤلف ورتائہ

برزخے چوں نوشتم از ہمت　　بسعی در تصوف و مدحت
از سر و اد با من بے دل　　گفت ہاتف خزانۂ رحمت

مشہور کتابیں

حضرت ناصر الاسلام مولانا محمد شفیع صاحب خواجہ ناصر
کی زندہ یادگار

حضرات! کلام حضرت خواجہ ناصر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ۔ جن کی
شہرت و قبولیت محتاج بیان نہیں۔ جن کے مطالعہ
سے نور ایمان عشق الٰہی محبت قائم الانبیاء والمرسلین
بے حد ترقی کرتی چلی جاتی ہے (ایک مرتبہ ان کا
مطالعہ شرط ہے) مرد و عورت بچے عالم واعظ
سب ان مبارک کتب سے بے حد نفع حاصل
کر چکے ہیں۔ ایک دفعہ پڑھنے سے کبھی بس نہیں ہوتی۔
بلکہ دل از خود بار بار پڑھنے کے لیے چاہتا ہے۔ ہر ایک
مسلمان نے ان مبارک کتب سے اپنے ایمان و اسلام
کو ترقی دی ہے۔ مناسب تو یہ ہے کہ ہر ایک مومن
مسلمان کے پاس یہ خزانۂ رحمت رہیں ورنہ کم از کم ہر
گھر میں تو ضرور رہی ہونی لازم ہیں۔

اکثر زمانہ حال کی کتابیں ایسی ہیں جیسے ناٹک۔ ناول۔ یا جھوٹے سچے
رسالے جن کے پڑھنے سے سوائے فوری واہ واہ کے اور کوئی نتیجہ

دینی یا اخروی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ کتابیں برخلاف ان کے دینی دنیاوی نتائج پیدا کرنے کے علاوہ ثواب کثیر کے ذخیرہ نامۂ اعمال میں جمع کرتی اور پڑھنے والے کو پکّا اور سچّا عاشق اور جانباز مسلمان بنا کر جنت کا وارث بناتی ہیں۔

فرمائشیں آنے پر نہایت احتیاط سے بذریعہ ویلو تعمیل کی جاتی ہے محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ترانۂ ناصر ۴/ — موج کوثر ایضاً ۴/ — گلدستہ مدحت ناصر مناقب صابر کلاں معہ سوانح عمری ۶/

قصیدہ پُر درد و شوق بر قصیدہ حضرت شیخ ابراہیم ذوق ۴/ — خزینۂ رحمت قصیدہ نعتیہ ۴/

مثنوی فغان ناصر ۲/ — مناقب صابر خورد ۲/ — نغمۂ عشق ۲/

شجرہ خاندان چشتیہ صابریہ مع تاریخ سن وصال ۲/ — فردوس شہادت ۴/

مباحثہ اعظم گڑھ منظوم ۲/ — مباحثہ رائے پور ۲/ — چمنستان نعمت ۴/

دیوان نعتیہ ۴/ — طنطنۂ قبولیت درجلت سماع ۶/ — شجرہ منظوم خورد ۱/

تنقیح الادق فی اصلاح تحقیق الحق ۸/ — برزخ صغریٰ مشتمل بر فوائد کبریٰ ۴/

یہ کتابیں عدیم المثال ہیں جو تمام دُنیا ہیں مقبول خلائق ہیں۔ جن کی نظم و نثر واعظوں صوفیوں و نیز عوام کے لیے بہت مفید و کارآمد ہیں۔ زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں ؎

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

۲	۱
کلام معشوق چشتی یعنی دیوان فارسی	مجموعہ مکتوبات ناصر فارسی

۵	۴	۳
کنز الہدایت	مسدس ناصری	نغمۂ عشاق اردو

۷	۶
آثار قرب قیامت منظوم و مکمل	سوانح عمری حضرت خواجہ ناصر

۹	۸
باقیماندہ کلیات اردو حضرت خواجہ ناصر	تنبیہ وہابیہ

۱۰
کلیات فارسی حضرت خواجہ ناصر

یہ کتابیں ہنوز غیر مطبوعہ ہیں اپنے وقت پر رفتہ رفتہ چھپکر فائدہ رساں ثابت ہونگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ترسیل نامہ جات اس پتہ پر ہونی چاہیے۔ و نیز خریداران صاحب پتہ اپنا بہت صاف تحریر فرمایئں۔

دفتر فیضان منزل ناصری رامپور منہاران (محل النصار)
ضلع سہارنپور

تو خواجہ کا پیارا ہے تو صابر کا دُلارا ہے
ترا علم حصولی اور حضوری آشکارا ہے
بدنیا ناصرالدین شد شفیع گشت در عقبے

کریم ابن کریمی من گدائے بے نوا ہستم
برنگ تشنہ لب بر ساحل جود و عطا ہستم
بدنیا ناصرالدین شد شفیع گشت در عقبے

علوم ظاہر و باطن کا تیرا دل خزانہ ہے
تو عشق و عاشقی میں زہد و تقویٰ میں فسانہ ہے
بدنیا ناصرالدین شد شفیع گشت در عقبے

فضیلت دو جہاں میں آپکو حق سے ہوئی حاصل
پلا دو جام جو لوث گنہ سے پاک کر دے دل
بدنیا ناصرالدین شد شفیع گشت در عقبے

ترا روضہ ہے یا ہی جنت الفردوس کا نقشا
اگر خلد بریں اس کو کہیں دُنیا میں ہے زیبا
بدنیا ناصرالدین شد شفیع گشت در عقبے

کوئی کیسا ہی سرکش ہو مگر در پر جھکا ہے وہ
کلید مدعا دربار سے لیکر چلا ہے وہ
بدنیا ناصرالدین شد شفیع گشت در عقبے

بہار باغ چشت افزوں ہوئی ہی بات سے تیری
مسرت کی سحر ہی رونما ہر رات سے تیری
بدنیا ناصرالدین شد شفیع گشت در عقبے

رجب شاہ قادری کی معنوی آنکھوں کا تارا ہے
حبیب اولیا ہے حامی و یاور ہمارا ہے
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

تو خضر جادۂ عرفان و من گم کردہ راہستم
کرم فرما گرفتار بلا اندر بلا ہستم
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

شریعت اور طریقت میں بھی تو فخر زمانہ ہے
مرا بھی عقدۂ دل کھول تو ہر طرح دانا ہے
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

رہیگا نام روشن تا ابد مثل مہ کامل
کہ تم خمخانۂ وحدت کے ہو ساقیٔ دریا دل
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

دیا انوار باطن کا جمال مہر نور افزا
کہ ہر فرد بشر حسب ارادت فیض ہے پاتا
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

ہی حاضر دل سے گو ظاہر میں واپس ہو گیا ہی وہ
کھلا دست کرم ہی جو کہا موہنہ سے ملا ہے وہ
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

عیاں اعجاز عیسے ہو رہا ہی بات سے تیری
سبق طٰہٰ و یٰسیں کا ملے عادات سے تیری
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

تمہاری نسبت ذاتی سے اک عالم منور ہے
مرے ملجا و ماوا چارہ فرما جان لب پر ہے
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ

سیہ کارانِ محشر میں اگرچہ روسیہ ہوں میں
مسیحائے زماں تم ہو مریض لادوا ہوں میں
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ

نہیں یارائے شکر اے میرے آقا تیرے احساں کا
دکھایا بیشمار اہل ہوا کو باغ رضواں کا
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ

طفیل سید و سالار عالم اے مرے مولےٰ
غضب ہے سب ہوں سیراب اور لب ساحل ہوں میں پیاسا
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ

ترا جود و عطا ہے بحر قلزم ابر نیساں کا
یداللہ فوق ایدیہم ہے وعدہ تجھ سے سبحاں کا
بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ

کروں میں کیا بیاں اسکا جو مجھ پر رنج و زحمت ہے
مدد کو آیئے خواجہ کی اب وقت اعانت ہے

مشام جان اہل حق بہر گونہ معطّر ہے
تمھارے در پہ سر ہے المدد ناصر زباں پر ہے
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

تمھارا ہی ہوں جیسا ہوں بھلا ہوں یا بُرا ہوں میں
شہ ملک طریقت آپ ہیں بیکس گدا ہوں میں
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

یہ تیری دستگیری تھی کہ اک دریا تھا فیضاں کا
ہوئی تاریکی دل دور چمکا نور یزداں کا
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

مئے توحید کا اک جام مجھکو بھی عطا فرما
نگاہ لطف سے للہ بھر دے تو مرا کاسا
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

کنارہ ہی نہیں ملتا ترے دریائے فیضاں کا
اک ادنےٰ دستگیری سے ہو بیڑا پار فیضاں کا
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

تو ناصر ہے ترے ہی ہاتھ بس میری بھی نصرت ہے
کرم کی ہو نظر مجھ پر کہ تم پر حق کی رحمت ہے

بدنیا ناصر الدین شد شفیع گشت در عقبےٰ
فدا سازم دل و جاں را بنامت ناصر یکتا

نوٹ:- اس رسالہ میں بعض اغلاط لفظی و شرعی رہ گئی ہیں اُسے ناظرین اپنی طبع سلیم کی مدد سے درست فرمالیں۔

عرض پرداز (مولٰنا شاہ) محمد فیضان احمد (صاحب) عم فیضہٗ